سرکاری رپورٹ

چوتھا اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

# کی کارروائی

منعقدہ ۲۳ جنوری ۱۹۹۴ء


| نمبر شمار | فہرست | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱- | آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | ۲ |
| ۲- | تعزیتی قرارداد اور فاتحہ خوانی | ۲ |
| ۳- | وقفہ سوالات | ۳ |
| | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات | |
| ۴- | رخصت کی درخواستیں | ۳۱ |
| ۵- | تحریک استحقاق نمبر ۵ (منجانب سید عبدالباری) (مسترد کردی گئی) | ۳۳ |
| ۶- | تحریک التوا نمبر ۱۲ (منجانب محمد صادق عمرانی) | ۳۶ |
| ۷- | اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت سال ۱۹۹۱-۹۲ء ایوان میں پیش کی گئی | ۴۲ |
| ۸- | قانون سازی | ۴۳ |
| | مسودہ قانون نمبر ۱ (وزیر مال) نے پیش کیا۔ | ۴۳ |
| ۹- | مسودہ قانون نمبر ۴ وزیر قانون نے پیش کیا۔ | ۴۸ |


جلد

شمارہ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر ---------- عبدالوحید بلوچ
۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ---------- ارجن داس بگٹی

## افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ---------- مسٹر اختر حسین خان
۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ---------- محمد افضل

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۹۴ء بمطابق ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ

(بروز یکشنبہ)

## زیر صدارت اسپیکر جناب عبدالوحید بلوچ

بوقت گیارہ بج کر پندرہ منٹ صبح۔ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوند زادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝

ترجمہ - (۵۷) ...... اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کئے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

**جناب اسپیکر** - السلام وعلیکم۔

**میر محمد اکرم بلوچ (وزیر اطلاعات)** - جناب اسپیکر۔ ایک تعزیتی قرارداد ہے۔

**جناب اسپیکر** - پیش کریں۔

**میر محمد اکرم بلوچ (وزیر اطلاعات)** ۔ پرسوں اکیس فروری بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے بلوچستان کی ایک معروف سیاسی اور سماجی شخصیت اور بلوچستان نیشنل موومنٹ کے مرکزی رہنما میر عبداللہ خان محمد شہی کراچی کے ہسپتال او ایم آئی میں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جناب اسپیکر جیسے آپ سب کو معلوم ہے کہ مرحوم کی بلوچستان کے لئے بے شمار خدمات ہیں آپ نے اپنی تمام زندگی بلوچستان کے معاشی سیاسی اور سماجی استحکام کے لئے وقت کی لہٰذا ان تمام خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے مرحوم کو خراج عقیدت کے طور پر مرحوم کے لئے اس ایوان میں دعائے مغفرت پڑھی جائے۔ کیونکہ اس معزز ایوان کا قیام بھی ان ہی پرانے سیاسی کارکنوں کی مرہون منت ہے۔ اگر ون یونٹ کے خلاف ان رہنماؤں کی طویل جدوجہد کامیاب نہ ہوتی تو یقیناً ہم سب اس معزز ایوان میں یہاں براجمان نہ ہوتے۔

**جناب اسپیکر** ۔ دعا کی جائے۔

(مرحوم کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت ہوئی۔)

## وقفہ سوالات

**جناب اسپیکر** ۔ مولانا عبدالباری صاحب اپنا سوال نمبر ۴ دریافت کریں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم)** ۔ جناب اسپیکر۔ اگر مولانا صاحب کہتے ہیں تو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ چونکہ جواب لمبا ہے۔ تاہم ان کا کوئی ضمنی سوال ہو تو کریں۔

X ۴ **مولانا عبدالباری** ۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۹۳۔۱۹۹۲ء کے دوران ضلع پشین میں کس قدر اساتذہ کی تعیناتیاں ہوئیں ہیں۔ نیز کہ یہ تعیناتیاں قواعد وضوابط کے مطابق ہوئی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم)** ۔ سال ۹۳۔۱۹۹۲ء کے دوران ضلع پشین میں تعینات کردہ اساتذہ کی تفصیل انتہائی ضخیم ہے۔ لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ تمام تعیناتیاں قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی ہیں۔

**مولانا عبدالباری** ۔ جناب اسپیکر۔ یہاں لکھا ہوا ہے تعیناتی قواعد وضوابط کے مطابق

کی گئی ہے تو میں معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اگر ۱۹۹۲۔ ۹۳ کے دوران ضلع پشین میں اساتذہ کی تعیناتی قواعد و ضوابط کے مطابق ہوئی تھی تو انیس سو بیانوے ترانوے میں ہی ڈی ای او نے چودہ اساتذہ کو معطل کردیا اگر یہ تعیناتی قواعد و ضوابط کے مطابق ہے تو پھر ان چودہ اساتذہ کو کیوں معطل کیا گیا ہے اور اگر یہ تعیناتی قواعد و ضوابط کے مطابق نہیں ہے تو پھر یہاں کیوں یہ حوالہ دیا گیا ہے کہ تعیناتی قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔

**وزیر تعلیم** — جناب اسپیکر صاحب۔ مولانا صاحب چونکہ پرانے مسائل کو اٹھا رہے ہیں کیونکہ میں ذاتی طور پر اس وقت اس محکمہ کا وزیر نہیں تھا باقی میں اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر وہ اس قسم کی چیزوں کی نشان دہی کریں گے تو اس مسئلے پر ہم بات کرسکتے ہیں۔ لیکن جو میرا ٹینیور tanvre ہے اس میں اب تک کوئی بے ضابطگی نہیں ہوئی اور اگر ہوئی ہے تو مولانا صاحب اس کی نشان دہی کریں۔

**مولانا عبدالباری** — جناب اسپیکر صاحب۔ ڈی او صاحب خود آیا تھا اور انہوں نے مجھے وہ لسٹ بھی دکھائی۔ تو یہ سوال اگر وزیر صاحب پرانا سمجھتے ہیں تو پھر انہوں نے جواب کیوں دیا۔ میرا مقصد یہ ہے وزیر صاحب اگر پرانی غلطیاں ہوئی ہیں تو ان کا بھی تدارک ہونا چاہئے۔

**وزیر تعلیم** — مسٹر اسپیکر سر۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پچھلی گورنمنٹ نے جو کچھ کیا ہے جو غلطیاں ہوئی ہیں ان سب کی ذمہ داری آپ مجھ پر ڈالتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ مناسب بات نہیں ہوگی میں صرف اپنے ٹینور tanvre کا ذمہ دار ہوں اور مولوی صاحب سمجھتے ہیں کہ جن چودہ آدمیوں کو جو ریکریوٹمنٹ recrvitment پالیسی کے خلاف بھرتی کئے گئے آپ ان کی نشان دہی کریں میں محکمہ سے دریافت کروں گا اور انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا۔

**مولانا عبدالباری** — شکریہ۔

X ۵ **مولانا عبدالباری** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ کے تما اسکولوں بشمول کالجوں اور انتظامی سیکرٹریٹ میں خالی آسامیوں کی تفصیل دی جائے۔ نیز ۹۳۔ ۱۹۹۲ء کے دوران کس قدر آسامیاں پر کی گئی ہیں۔ ان اسامیوں ت تعینات شدہ افراد کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر تعلیم** — صوبے کے تمام اسکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ایس ایس ٹی تعداد ۱۱۸

مندرجہ بالا آسامیوں کو پر کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں انٹرویوز اور ٹیسٹ تمام ڈویژنوں میں ہو رہے ہیں۔

۲۔ انتظامی سیکرٹریٹ میں تعیناتی کے اختیارات ایس اینڈ جی اے ڈی کے پاس ہیں۔ سال ۹۳۔۱۹۹۲ء کے دوران جو آسامیاں پر کی گئیں ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ تمام کالجز میں تدریسی آسامیوں پر تعیناتی پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر کی جاتی ہے۔ تاہم سال ۹۳۔۱۹۹۲ء کے دوران تدریسی عملے کی شدید قلت کے پیش نظر ایڈہاک کی بنیاد پر ۶ ماہ کے لئے لیکچروں کی تقرریاں کی گئیں جن کی ضلع وار تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

صوبے کے تمام اسکولوں میں ۹۳۔۱۹۹۲ء کے دوران تعینات کردہ اساتذہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| | |
|---|---|
| ایس ایس ٹی | ۲۹۲ |
| پی ٹی آئی | ۴۷ |
| ڈرائنگ ماسٹر | ۲۶ |
| جے ای ٹی | ۳۴۳ |

مندرجہ بالا اساتذہ کی ضلع وار تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم)** — مولانا صاحب۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

**مولانا عبدالباری** — جناب اسپیکر۔ یہاں جواب میں لکھا ہے ایڈہاک بنیادوں پر چھ ماہ کے لئے لیکچراروں کی تقرریاں کی گئیں تھیں جن کی ضلع وار تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں پھر سوال یہ ہے کہ انیس سو بیانوے ترانوے کی ایڈہاک تقرریوں کے کیس پبلک سروس کمیشن کو بھیجے گئے ہیں یا نہیں؟

**وزیر تعلیم** — جناب اسپیکر صاحب۔ اس دن بھی میں نے عرض کیا تھا جو مختلف کالجز ہم

نے کھولے ہیں ان میں لیکچرارز کی شارٹیج تھی پچھلی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا پبلک سروس کمیشن کا اپنا ایک پروسیجر ہوتا ہے اس میں ٹائم لگتا ہے تو ہم ایڈہاک بنیادوں پر لیکچرارز رکھیں۔ اب اٹھاون کے قریب کچھ لیکچرارز ہم نے رکھ لئے ہیں جن کی تفصیلات ہمارے پاس موجود ہیں۔ باقی پوسٹیں یعنی جتنی پوسٹیں ہمارے پاس تھیں یہ ایڈہاک پر تھیں ہم نے یہ پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی ہیں کچھ انہوں نے ریکروٹ recrvit کئے ہیں۔ کچھ ابھی ایڈورٹائزمنٹ آئی ہیں اور وہ ریکروٹ recrvit کررہے ہیں۔ پبلک سروس کمیشن یہ تمام کام کررہا ہے۔

**مولانا عبدالباری** — جناب اسپیکر۔ میں ان لیکچراروں کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ ان کی تعیناتی پبلک سروس کمیشن کو آپ نے بھیجا ہے یا نہیں۔

**وزیر تعلیم** — جی ہاں پبلک سروس کمیشن کو بھیجا گیا ہے بلکہ ہم صرف ایڈہاک کو نہیں بھیجتے اس کے علاوہ جو ہمارے پاس اویلیبل available سیٹیں ہوتی ہیں وہ بھی ان کو بھیجتے ہیں اور پبلک سروس کمیشن جب انٹرویو کال کرتا ہے تو اس میں ایڈہاک والے خود جاکر درخواست سمیٹ کرتے ہیں اور انٹرویو دیتے ہیں۔ نارمل پروسیجر یہی ہے۔

**جناب اسپیکر** — سوال نمبر ۲۰ جناب سید شیر جان بلوچ دریافت فرمائیں۔

X **۲۰ سید شیر جان بلوچ** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۹۳۔ ۱۹۹۲ء کے دوران ضلع گوادر میں کتنے پرائمری ر مڈل اور ہائی اسکول کھولے گئے ہیں نیز مذکورہ اسکولوں کو مختلف کیڈر کی کتنی آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے اور ان اسامیوں پر تعینات شدہ افراد کی تفصیل دی جائے؟

**وزیر تعلیم** — پرائمری ایجوکیشن مدارس سے ضلع گوادر کے سلسلے میں جو معلومات طلب کی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | اجراء نئے پرائمری اسکول | ۵ |
| ۲ | اجراء نئے مسجد اسکول | ۲ |
| ۳ | اجراء نئے گرلز پرائمری اسکول | ۳ |
| ۴ | اجراء نئے گرلز پرائمری اسکول | ۲ |

جو کمیونٹی پروگرام سے کھولے گئے ہیں۔

سال ۹۳ - ۱۹۹۲ء کے دوران کل اساتذہ تعینات -۲۰) ہوئے ہیں۔ سال ۹۳ - ۱۹۹۲ء کے دوران ضلع گوادر میں ۵ بوائز ۲ مسجد اور ۳ گرلز پرائمری اسکولوں کا اجراء کیا گیا ہے اور گرلز پرائمری اسکول کلگ کو مڈل اسکول کا درجہ دیا گیا ہے اور ان اسکولوں میں مندرجہ ذیل آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے۔

۱- پرائمری اسکولز ۱۰ جے وی ٹی

۲- گرلز مڈل اسکول کلگ (ایک ایس ایس ٹی جنرل)

(ایک ایس ایس ٹی سائنس) (ایک جے ای ٹی) (ایک ڈی ایم) (ایک پی ٹی آئی) (ایک معلم القرآن) (ایک جی وی ٹی) (ایک جے ای ٹی عربک) (ایک درجہ چہارم) نیز مندرجہ بالا آسامیوں پر درج ذیل افراد کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱- | بی بی گل | جے ای ٹی | ۲- | بی بی سانجی | جے ای ٹی |
| ۳- | مہرجان | پی ٹی آئی | ۴- | حواجان | ڈرائنگ ماسٹر |
| ۵- | مریم جان | جونیئر عربک ٹیچر | ۶- | شکیلہ حبیب | معلم القرآن |
| ۷- | نسیمہ | جے وی مسٹریس | ۸- | آنسہ نوری بیگم | جے وی مسٹریس |
| ۹- | جمیلہ بیگم | جے وی مسٹریس | ۱۰- | تنھکو | نائب قاصد |
| ۱۱- | عباس | نائب قاصد | | | |

نوٹ - فی الحال ایس ایس ٹی جنرل اور سائنس کی آسامیاں خالی ہیں۔

**وزیر تعلیم** - جناب والا! اسپیکر صاحب میں نے اب تک ایک آدمی بھی اپوائنمنٹ appppoint نہیں کیا ہے۔ ان تین مہینے میں ایک بھی تعینات نہیں کیا ہے یہ مجھ سے پہلے کے ہیں۔

**سید شیر جان بلوچ** - جناب والا! یہ تو میرے علم میں ہے کہ کلگ گرلز مڈل اسکول کے دو ہی ٹیچرز ہیں۔ نسیمہ اور آنسہ نوری اس کے علاوہ اسکول میں کوئی اور ٹیچر نہیں ہے۔

**وزیر تعلیم** - جناب والا! اگر نہیں ہیں اور پچھلی گورنمنٹ نے اپوائنٹ کئے تھے اور

اٹیچمنٹ attachment اب ختم کی ہیں تو میں اس کی تفصیلات بھیج دوں گا۔ لیکن میں نے ابھی تک ایک اپوائنٹمنٹ بھی نہیں کی ہے تھرو آؤٹ throughout ایجوکیشن میں۔

**سید شیر جان بلوچ** - جناب والا! تھینک یو۔

**جناب اسپیکر** - سوال نمبر ۲۱ سید شیر جان بلوچ۔

X ۲۱ **سید شیر جان بلوچ** - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

ضلع گوادر کے پرائمری اسکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کس قدر ہے۔ نیز ان اسکولوں میں تعینات شدہ اساتذہ کی تعداد کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر تعلیم** - بمطابق (BEMIS) ریکارڈ اپریل ۱۹۹۳ء کے ضلع گوادر میں پرائمری مدارس زیر تعلیم بچوں کی کل تعداد (۱۲۰۷) ہے اور تعینات شدہ اساتذہ کی تعداد (۱۸۳) ہے۔

**سید شیر جان بلوچ** - جناب والا! یہاں پر اس سوال کے جواب میں کچھ لوگوں کے نام دیئے ہیں۔ بی بی گل۔ بی بی سانجی مہرجان۔ حوا جان۔ مریم جان۔ شکیلہ حبیب اور جمیلہ بیگم وغیرہ۔ ان کی تعیناتی کہاں پر اور کب سے تعینات کئے گئے ہیں۔ کیا مڈل گرلز اسکول کلگ میں یا کسی اور جگہ پر تعینات کی گئیں اور ان کی تعلیم کے متعلق بھی نہیں بتایا گیا ہے۔

**وزیر تعلیم** - جناب والا! آپ کا جو سوال ہے وہ یہی ہے کہ سال ۹۲ - ۱۹۹۳ء کے دوران ضلع گوادر میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی اسکول کھولے گئے ہیں۔ نیز مذکورہ اسکولوں کو مختلف کیڈر کی کتنی آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے اور ان آسامیوں پر تعینات شدہ افراد کی تفصیلات دی جائے۔ ہم نے اس کی تفصیل دی ہے آپ نے اس میں یہ نہیں پوچھا ہے کہ کوالیفکیشن کیا ہیں اور ان کی کہاں کہاں تعیناتی ہیں۔ آپ نے ایک جنرل سوال کیا ہے اس کے باوجود اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ان کی کوالیفکیشن وہ پوری نہیں کرتیں تو آپ ان کی نشاندہی کریں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

**سید شیر جان بلوچ** - جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے دور کے ہیں آپ کو تو ان کے بارے میں علم ہوگا کہ انہیں کس اسکول میں تعینات کیا گیا ہے۔

**سید شیر جان بلوچ** — جناب والا! میرے سوال کے جواب میں تفصیل تو دی ہے لیکن (۳۰۷۱) طلباء کے ہے۔ لیکن اساتذہ (۱۸۳) ہیں۔ ان کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں۔

**وزیر تعلیم** — جناب والا! اصل میں یہ پورے صوبہ کا مسئلہ ہے۔ ہمارے اسکول over crowded (حد سے زائد ہیں) اور ہم ایک تفصیلی سمری چیف منسٹر کو پیش کر رہے ہیں اس سلسلہ میں آج بھی ہماری ایک میٹنگ ہو رہی ہے ڈی اور صاحبان کی۔ چونکہ اس میں جو ہمارے پاس ڈیٹا موجود ہیں۔ تھرو بلوچستان منجمنٹ اینڈ انفارمیشن سیل cell Balochistan Education Managment and Information through کے ذریعے جو ہم نے کلکٹ Collect کئے ہیں۔ یہی بنتے ہیں یقیناً یہ کم ہیں۔ اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کم از کم ایک کرائیٹریا Criteria رکھیں۔ جو اس وقت recrvit کئے جا رہے ہیں۔ ۳۵ سے ۴۰ لڑکوں کے لئے ایک اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بلوچستان میں ہم اس چیز کو ابھی تک فل فِل Full fil نہیں کر رہے ہیں۔ ہم ایک سروے کر رہے ہیں اور ہم حکومت اور کیبنٹ کو ایک سمری پیش کر رہے ہیں۔ اگر یہ سمری ہماری منظور ہو گئی تو ہم ان مشکلات پر قابو پالیں گے۔

**سید شیر جان بلوچ** — جناب والا! یہ ایجوکیشن کا مسئلہ ہے۔ اس میں آپ کو زور دینا ہوگا۔ یہاں پر تو ۲۰۰ (دو سو) آدمیوں پر بھی ایک استاد نہیں ہے۔

**وزیر تعلیم** — جناب والا! میں آپ سے agree کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر** — سوال نمبر ۲۲ جناب سید شیر جان بلوچ صاحب کا ہے۔

**سید شیر جان بلوچ** — جناب والا! میں نے اس سوال میں مختلف اسکولوں کے فرنیچرز کے بارے میں سوال کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے کہا تھا کہ یو ایس ایڈ U. S. aid کے پروگرام کے تحت مختلف مڈل اسکولوں کے فرنیچر خریدنے کے لئے جو پیسے دیئے گئے تھے وہ آپ نے نو لاکھ اسی ہزار بتائے ہیں۔ آپ نے کہا کہ پچھلے سال حکومت بلوچستان نے کسی بھی اسکول کو فرنیچر نہیں دیا ہے اگر یہ کام بلوچستان کے اپنے فنڈز سے نہیں ہوئے تو یو ایس ایڈ کے فنڈز کیوں استعمال ——

نہیں ہوئے؟

**وزیر تعلیم** ۔ جناب والا! میرا خیال ہے کہ یہ اس طرح ہے کہ ایک تو ہماری اپنی نارمل اے ڈی پی ہوتی ہے۔ دوسری ڈونر doner ہوتا ہے۔ یو ایس ایڈ کی اپنی purchasing پرچیزنگ ہوتی ہے۔ وہ خود پرچیز کرکے پہنچا دیتے ہیں۔ تھرو کنسلٹینٹ consultant through یا ہمارے نمائندے یعنی جو ہم نے پرائمری ایجوکیشن ڈائریکٹریٹ بنائی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے بھیجے ہیں وہ اب تک نہیں ملے ہیں یا اسکولوں میں نہیں بھیجے ہیں تو اس کے لئے میں انکوائری کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن مجھے جو فیگرز دیئے گئے ہیں کہ ہم نے یہ چیزیں بھیجی ہیں۔ باقی چونکہ پچھلے سال سے صوبائی حکومت بلوچستان نے ایجوکیشن کو فرنیچرز کے لئے کوئی رقم نہیں دی ہے ابھی ہم نے اس سلسلہ میں ایک سمری بھیجی ہے۔ شاید وہ چیف منسٹر کے پاس پڑی ہوئی ہو۔ جونہی ہمیں ملے گی ہم اسکولوں کی ضرورت کے مطابق یا جن اسکولوں سے ہم گئے ہیں یا ہم وزیٹ Visit کر رہے ہیں ان کے لئے ہماری ذاتی کوشش ہوگی کہ کم از کم اسکولوں میں ہم فرنیچر دے دیں۔

**سید شیر جان بلوچ** ۔ جناب والا! اس کے علاوہ آپ یہ انکوائری بھی کریں۔ میں نے جہاں تک ڈسٹرکٹ گوادر میں دورہ کیا اسکولوں میں میں نے نئے فرنیچر نہیں دیکھے بلکہ وہ پرانے پڑے ہوئے ہیں اور لڑکے ٹاٹوں پر بیٹھے ہوئے پڑھ رہے ہیں۔

Education Minister ——— Right Sir

**جناب اسپیکر** ۔ کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

**سید شیر جان بلوچ** ۔ شکریہ جناب۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال نمبر ۲۳ سید شیر جان بلوچ دریافت فرمائیں۔

X ۲۳ **سید شیر جان بلوچ** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران ضلع گوادر کے کتنے پرائمری اسکولوں کو مڈل اور مڈل اسکولوں کو ہائی اسکول کا درجہ دیا گیا ہے؟ تفصیل دی جائے۔

**وزیر تعلیم** ۔ مالی سال ۹۴۔ ۱۹۹۳ء کے دوران ضلع گوادر کے کسی بھی اسکول کا درجہ نہیں بڑھایا گیا ہے کیونکہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کا فیصلہ تاحال حکومت بلوچستان نے نہیں کیا ہے۔

**سید شیر جان بلوچ** ۔ اس سوال کے جواب میں وزیر تعلیم صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ مالی سال ۹۴۔ ۱۹۹۳ء کے دوران ضلع گوادر کے کسی بھی اسکول کا درجہ نہیں بڑھایا گیا ہے۔ کیونکہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے تحت۔ اب چونکہ ہر ڈسٹرکٹ کا ایک ہائی اسکول اور ایک مڈل اسکول سالانہ ہے جو میرے علم میں ہے کہ سالانہ گورنمنٹ کی طرف سے انہیں دیا جائے گا۔ تو میرے خیال میں دو سالوں کے بعد ڈسٹرکٹ گوادر کے دو مڈل اور دو ہائی اسکول بن جاتے ہیں۔ اس کے متعلق ان کا کیا پروگرام ہے آیا دے رہے ہیں یا نہیں۔

**وزیر تعلیم** ۔ جناب والا! میرے خیال میں ہر ڈسٹرکٹ کا ایک مڈل اسکول تو بنتا ہے۔ ہائی سکول نہیں بن رہا ہے۔ ہم نے proposal بھیجی ہیں۔ آپ سے جو ہماری ڈسکشن ہوئی تھی میں علاقے میں دو مرتبہ گیا ہوں۔ اس کے لئے ہم نے پروپوزل بھیجی ہے کہ گوادر کو اس کے لئے میری ذاتی ابزرویشن ہے کہ دو تین سال سے وہاں کوئی ہائی اسکول نہیں بن رہا ہے۔ اس مرتبہ ہم نے کلانک کی پروپوزل گورنمنٹ کو بھیجی ہے۔ اور آپ کو جو مڈل اسکول کیر ہے اس کے لئے ہم نے پروپوزل بھیجی ہے۔ جونہی سی ایم ان کی پروپوزل منظور کرکے بھیجیں گے ہم ان کا نوٹیفکیشن کرلیں گے۔ ہم نے تو صرف سفارشات کی ہیں اور ہم تو صرف سفارشات ہی کرسکتے ہیں۔ اس مرتبہ ہم نے یہ دو اسکول ریکمنڈ recommend کئے ہیں۔ کیونکہ اپروول apprvoal نہیں آئی ہے اس لئے میں نے تحریراً نہیں لکھا۔ لیکن ہم نے گوادر ڈسٹرکٹ کے لئے یہ دو اسکول تجویز کئے ہیں۔

**سید شیر جان بلوچ** ۔ جناب والا! آپ وہاں دیکھیں تین سالوں میں وہاں کوئی اسکول بھی اپ گریڈ up grade نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی نیا ہائی اسکول دیا گیا ہے۔ اس میں تو آپ کو اور چیف منسٹر صاحب کو ضلع گوادر سے خصوصی دلچسپی ہونی چاہئے۔ جب کہ گذشتہ سالوں میں ضلع گوادر کے ساتھ امتیازی سلوک رکھا گیا ہے۔ تین سالوں سے کوئی مڈل اسکول نہیں بنا کوئی ہائی

اسکول نہیں دیا گیا۔

**وزیر تعلیم** — میرے خیال میں مڈل اسکول دیا گیا ہے اور آپ کو جو گرلز اسکول کلگ ہے۔

**سید شیر جان بلوچ** — جناب والا! وضو ابھی آپ نے کیا ہے۔

**جناب اسپیکر** — آپ آپس میں بحث نہ کریں بلکہ سوال پوچھیں۔ وہ آپ کو جواب دیں گے۔

**وزیر تعلیم** — جناب والا! میرے خیال میں وہ جو ہائی اسکول کے بارے میں کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے کہ پچھلے سالوں میں ہر ڈویژن کو ایک ہائی اسکول ملتا تھا۔ وہ گوادر تک نہیں پہنچ سکا۔ اس مرتبہ ہم کچھ زیادہ ہائی اسکول بنا رہے ہیں اور ان میں کچھ ایسے ہائی اسکول ہیں جو پچھلی حکومت نے اپ گریڈ up grade کیا تھا۔ ایکسزٹ Exact ہم شاید بیلنس نہیں رکھ سکے۔ جس طرح کوئٹہ ہے قلات ہے یا کچھ ایسے ڈویژن ہیں جن میں زیادہ ہائی اسکول ہیں یا ماڈل اسکول دیئے ہیں تو میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ ایک چیز جو پچھلی گورنمنٹ نے کی ہے میں اس کو ریوائز revise کروں۔ اس سال اس کو اوکے کیا ہوا ہے۔ آئندہ جو ہم بجٹ بنائیں گے تو میں کوشش کروں گا کہ اس کوٹہ میں کسی کے ساتھ زیادتی نہ کروں۔

**محمد صادق عمرانی** — جناب اسپیکر (ضمنی سوال) کیا وزیر تعلیم صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ تجاویز جن کا شیر جان صاحب ذکر کر رہے ہیں وہ انہوں نے خود دی ہیں یا علاقے کے ایم پی اے سے مشورہ کر کے یہ تجاویز دی ہیں۔

**وزیر تعلیم** — جناب والا! ہمارے ہاں جو تجاویز آتی ہیں ایک تو میں خود گیا ہوں۔ دوسرا یہ کہ Department ہے۔ تیسرے یہ کہ میں نے شیر جان صاحب سے بھی مشورہ کیا ہے۔ اگر شیر جان صاحب سمجھتے ہیں کہ ان دو اسکولوں کا نام میں نے لیا ہے وہ غلط ہے تو وہ پروپوز propose کریں تو ہم یہ دو ان کی پروپوزل دے دیں گے۔ ایسی کوئی پرابلم نہیں ہے۔

**سید شیر جان بلوچ** — جناب والا! جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آپ نے جو دو اسکول اپ

گریڈ کرنے کے لئے دیئے ہیں۔ مطلب یہ کہ آپ نے ان کی سفارش کی ہے۔ وہ منظور ہوں گے یا نہیں تو اور بات ہے۔ لیکن جناب ہائی اسکول کی وہاں پر بہت ضرورت ہے۔ اگر آپ تین سال میں دو نہیں دے سکتے تو آپ کو ایک اس سال ضرور دینا ہوگا۔

**وزیر تعلیم** ۔ جناب والا! سر! میں نے دے دیا ہے۔ وہ بھی کلگ ہی کو دیا ہے۔

**سید شیر جان بلوچ** ۔ جناب والا! تھینک یو۔ یہی میں پوچھنا چاہتا تھا۔

**وزیر تعلیم** ۔ جناب والا! کلگ کو ہم نے اپ گریڈ کیا ہے مڈل تو ہائی ایک بار برائے کیر میرے خیال میں یہ دونوں ہیں لین Beasline پر ہیں۔

**جناب اسپیکر** ۔ اگلا سوال۔

X **سید شیر جان بلوچ** ۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

آیا یہ درست ہے کہ انٹر کالج گوادر کی زیر تعمیر بلڈنگ اب تک نامکمل ہے وجہ بتلائی جائے۔

نیز مذکورہ بلڈنگ پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر تعلیم** ۔ ۱۔ گورنمنٹ انٹر کالج گوادر کی عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ مذکورہ کام مورخہ ۹۱-۸-۲۲ کو مسی عبدالرزاق ٹھیکیدار کو الاٹ کیا گیا۔ ٹھیکیدار کے چند گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے کام سست رفتاری سے جاری رہا۔ اندریں بارہ کام کے بروقت تکمیل کے لئے ٹھیکیدار کو متعدد نوٹس ارسال کئے گئے۔ آخری نوٹس بھی ٹھیکیدار کو جاری کیا جاچکا ہے۔ اگر مقررہ مدت میں اس نے عمارت کو مکمل نہیں کیا تو اس کے صوابدید پر مروجہ قوانین کے تحت عمارت مکمل کروائی جائے گی۔

۲۔ مذکورہ بالا منصوبہ کی تخمیناً لاگت ۹۱۳ء۷ ملین روپے ہے اور اس پر اس وقت تک ۵۰۰ء۶ ملین خرچ کئے جاچکے ہیں۔

**سید شیر جان بلوچ** ۔ جناب اسپیکر میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ اس سوال کا جواب مجھے ملا ہے میں نے وہاں کا دورہ بھی کیا ہے اس اسکول کی بلڈنگ تیار ہو رہی ہے۔

**وزیر تعلیم** ۔ شکریہ۔

X ۷۹ نواب عبدالرحیم خان[۱۴] شاہوانی - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

مالی سال ۹۳ - ۱۹۹۲ء اور ۹۴ - ۱۹۹۳ء کے دوران صوبہ میں کل کتنے اسکولوں کو مڈل اور ہائی کا درجہ دیا گیا ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم - مالی سال ۹۳ - ۱۹۹۲ء کے دوران صوبہ میں تیس (۳۰) پرائمری اسکولوں کو مڈل اور دس (۱۰) مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا تھا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1992 - 93

۱ - کوئٹہ ضلع

| مڈل | ہائی |
|---|---|
| گورنمنٹ کو مڈل اسکول جیو کرانی | گورنمنٹ اغبوک باروزئی |
| گورنمنٹ مڈل اسکول سٹیلائیٹ | |

۲ - پشین

گورنمنٹ مڈل اسکول سمیزئی کلی

۳ - چاغی

گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول خدائے رحیم دالبندین — گورنمنٹ ہائی اسکول یک مچ

۴ - ژوب

گورنمنٹ مڈل اسکول لیٹین زئی — گورنمنٹ ہائی اسکول ملاینشیا

۵ - ضلع لورالائی

گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول زانگی وال

۶ - ضلع موسیٰ خیل

۱۔ گورنمنٹ مڈل اسکول کلی کنگری
۲۔ گورنمنٹ مڈل اسکول تدریس القرآن درگ

۷ ۔ ضلع بارکھان

گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول بستی امیر محمد

۸ ۔ ضلع سبی

گورنمنٹ مڈل اسکول سنگھال سبی　　گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول خجک

۹ ۔ ضلع زیارت

گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول احمدون

۱۰ ۔ کوہلو

گورنمنٹ مڈل اسکول بستی سلیمان میوند

۱۱ ۔ ضلع ڈیرہ بگٹی

گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول بگٹی کالونی سوئی

۱۲ ۔ ضلع جعفر آباد

گورنمنٹ مڈل اسکول گوٹھ حاجی عطاالله　　گورنمنٹ ہائی اسکول عبدالرشید

۱۳ ۔ ضلع نصیر آباد

گورنمنٹ مڈل اسکول شفیع محمد عمرانی

۱۴ ۔ ضلع بولان ۔

گورنمنٹ ہائی اسکول کولپور

۱۵ ۔ جھل مگسی

۱۔ گورنمنٹ مڈل اسکول گرلز حاجی شہر

۲۔ گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول سارگانی

۱۶ ۔ ضلع قلات

گورنمنٹ مڈل اسکول شیخڑی

## ۱۷ - ضلع مستونگ

۱- گورنمنٹ مڈل اسکول عمرڈور

۲- گورنمنٹ مڈل اسکول دشت

## ۱۸ - ضلع خضدار

۱- گورنمنٹ مڈل اسکول درنالی نال

۲- گورنمنٹ مڈل اسکول غریب آباد

## ۱۹ - ضلع آواران

۱- گورنمنٹ مڈل اسکول پیراندر — گورنمنٹ ہائی اسکول گشکوری

۲- گورنمنٹ مڈل اسکول نالی ملکے — گورنمنٹ ہائی اسکول لنجار

۳- گورنمنٹ مڈل اسکول کوہلو جھاؤ

## ۲۰ - ضلع خاران

گورنمنٹ مڈل اسکول شمسی

## ۲۱ - ضلع لسبیلہ

گورنمنٹ مڈل اسکول بھالوری

## ۲۲ - ضلع تربت

گورنمنٹ مڈل اسکول آبسر — گورنمنٹ ہائی اسکول الندور بلیدہ

گورنمنٹ ہائی اسکول خوشاب

## ۲۳ - ضلع پنجگور

گورنمنٹ مڈل اسکول گرباروم — گورنمنٹ ہائی اسکول بولستان

## ۲۴ - ضلع گوادر

گورنمنٹ مڈل اسکول کلگ

مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء میں جن اسکولوں کو مڈل اور ہائی کا درجہ دیا جائے گا ان کی فہرست برائے منظوری وزیر اعلیٰ بلوچستان کو بھجوائی گئی ہے۔

جناب اسپیکر - کوئی ضمنی سوال۔

مولانا عبدالباری - جناب والا یہاں تفصیل میں دیا ہے کہ پشین میں گورنمنٹ مڈل اسکول سمزئی کلی ہے۔ یہ ۹۳۔ ۱۹۹۲ء کی اے ڈی پی میں دیا گیا ہے۔ وہاں ابھی تک ہائی اسکول کا نام تک نہیں ہے اور یہ اس اے ڈی پی میں دیا گیا ہے۔

وزیر تعلیم - میں مولانا صاحب یہ آپ کو چیک کر کے بتادوں گا۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا میں وزیر تعلیم صاحب سے پوچھتا ہوں کہ ۹۳ ۔ ۱۹۹۲ء میں خاران میں صرف ایک مڈل اسکول دیا گیا ہے تو آیا اس کے لئے ۹۴۔ ۱۹۹۳ء میں اور کوئی اسکول دینے کا پروگرام ہے۔ مڈل اسکول یا ہائی اسکول وہاں دینے کا پروگرام ہے یا نہیں ہے؟

وزیر تعلیم - جناب والا! ہم نے اس دفعہ ضلع خاران کو ایک مڈل اسکول دیا ہے بسیمہ گرلز اسکول کو اپ گریڈ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا ایک بسیمہ گرلز اسکول کو اپ گریڈ کرنا یہ میرا سوال نہیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ خاران ضلع کو مڈل اسکو اور ہائی اسکول کتنے دیئے گئے ہیں۔ ۹۴۔ ۹۳۔ ۱۹۹۲ء کی مڈل اور ہائی اسکول کا مجھے ڈیٹیل detail دی جائے۔

وزیر تعلیم - جناب والا ۹۳ ۔ ۱۹۹۲ء کے تو ڈیٹیل detail دی ہوئی ہیں۔ مکمل تفصیل ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ جو ہم ہائی اسکول دیتے ہیں وہ ڈویژن کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور جو مڈل اسکول ہیں وہ ضلع وار ہم دے رہے ہیں اب اس ضلع کے لئے جو ہم نے دیئے ہیں اور اس کی پروپوزل بھی دے رہے ہیں بسیمہ کا جو گرلز اسکول ہے میں وہاں خود گیا تھا اور واقعی وہاں پر اسکول کی ضرورت تھی۔ وہاں اس کا درجہ بڑھا دیا ہے۔ اور ہم نے اس کو پروپوز کیا ہے۔ باقی کوئی سمجھتے ہیں تو نیا سوال بھیج دیں۔ میں جواب دے دوں گا۔

ڈاکٹر محمد سردار حسین - جناب والا! میں اس وقت سوال صرف گرلز اسکول کا نہیں کر رہا ہوں۔ خاران ضلع کے تمام اسکول کی بات کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کی مہربانی ہے یہ اسکول تو دے دیا ہے یا جو ان سے پہلے وزیر تعلیم تھے میں کا ابھی شکر گزار ہوں لیکن اس وقت میرا سوال یہ ---

ہے کہ ضلع خاران میں پچھلے سال کتنے مڈل اور ہائی اسکول دیئے گئے ہیں اس کی تفصیل بتادیں۔

**وزیر تعلیم** — جناب والا! میں اس کے جواب میں عرض کررہا ہوں کہ ۹۳۔ ۱۹۹۲ء کا پلندہ آپ کے سامنے پڑا ہوا ہے خاران میں مڈل اسکول سٹشی اس کو اپ گریڈ کیا ہے پرائمری سے مڈل۔ اور ابھی جو ۹۴۔ ۱۹۹۳ء کے جو ہم پروپوزل دے رہے ہیں اور اس میں جو اسکول اپ گریڈ کررہے ہیں وہ گرلز اسکول بسیمہ ہے۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** — جناب والا یہ وزیر صاحب بتارہے ہیں کہ پچھلے سال انہوں نے سٹشی کو مڈل کا درجہ دیا ہے۔ میں ان کا شکر گزار ہوں یا جو اس سے پہلے وزیر تعلیم تھے ان کا بھی۔ لیکن اب میرا سوال یہ ہے کہ پچھلے سال اور اس سال کتنے مڈل اسکول دیئے گئے ہیں اور پچھلے سالوں میں کیوں وہاں اسکول نہیں دیئے گئے تھے اس سال دیں گے یا نہیں دیں گے۔

**وزیر تعلیم** — اس سال ہم ضلع خاران میں ایک اسکول دے رہے ہیں اور ہائی اسکول کا جہاں تک تعلق ہے قلات ڈویژن اور خضدار ڈویژن میں پچھلے سال کیر ٹیکر care taker حکومت نے جو فیصلے کئے تھے حالانکہ یہ ان کا کیرائیٹیریا Criteria تھا کہ زیادہ سے زیادہ ہم ایک ڈویژن کو ایک مڈل اسکول یا دو دو دیئے گئے ہیں۔ لیکن پچھلی حکومت نے ۵ '۵ ہائی اسکول دیئے ہیں اور میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ ان کو ردوبدل کروں۔ پہلے حکومت کے عبوری حکومت کے فیصلے تھے میں ان کو اوکے کروای ہے۔ بشمول کوئٹہ اور قلات کے ڈویژنوں میں کچھ زیادہ اسکول بڑھادیئے تھے۔ یہ ان کا فیصلہ تھا۔ میں نے مناسب نہیں سمجھا ان کو نہیں چھیڑا ہے۔ آپ دوسرے سوال کے لئے پروپوزل دے دیں۔ ہم وہی ہائی اسکول قلات اور کوئٹہ کو دے رہے ہیں اور ہم اس دفعہ بیس کے قریب ہائی اسکول بنارہے ہیں تو ۲ کے بجائے ان کو پانچ پانچ یا چھ چھ مل رہے ہیں تو پچھلی کیر ٹیکر Care taker گورنمنٹ کا فیصلہ تھا اور بہت سے بیٹھے ہوئے دوستوں نے مجھ سے یہ ریکویسٹ Request بھی کی کہ آپ اس پالیسی کو نہ چلائی تو میں ان کو نہیں چھیڑا ہے۔ مگر آپ دوسرے جون کے لئے پروپوزل دے دیں ہم اس کو اکاموڈیٹ کرلیں گے۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** — جناب اسپیکر وزیر صاحب نے مجھے مطمئن کرنے کی کوشش

کی ہے اس میں شک نہیں میں کسی حد تک مطمئن ہوں لیکن میری ان سے گزارش ہے کہ ان کو پتہ بھی ہے کہ خاران ضلع کے کسی اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ نہیں دیا گیا آیا اس سال کسی اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ نہیں دے رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ خاران کے ساتھ ناانصافی ہو رہا ہے میری گزارش ہے کہ یہ پالیسی اور جو پرانا طریقہ کار چل رہا ہے اس میں اگر وہ مطمئن نہیں ہے ہم لوگ مطمئن نہیں ہیں تو اس کے لئے کیوں نہ ریکویسٹ request کی جائے پروگرام کیا جائے کہ ہر سال ایک اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ دیا جائے تاکہ ہمارے خاران کو نمائندگی دی جائے میری رکویسٹ ہے ان سے کہ وہ کوئی اس کے لئے طریقہ کار نکالیں۔

**وزیر تعلیم** ۔ ضرور ہم نکالیں گے اور کوشش کریں گے کہ خاران کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کو دور کرلیں۔

**جناب اسپیکر** ۔ اگلا سوال نواب عبدالرحیم شاہوانی صاحب کا ہے۔

X ۸۰ **نواب عبدالرحیم خان شاہوانی** ۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۳ء کے دوران ضلع مستونگ میں اساتذہ کی کس قدر تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔ نیز کیا یہ تعیناتیاں رولز اور ضوابط کے تحت ہوئی یا نہیں تعینات شدہ افراد کے نام بمعہ تفصیل دی جائے۔

**وزیر تعلیم** ۔ سال ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۳ء کے دوران ضلع مستونگ میں کل ۸۹ اساتذہ کو تعینات کیا گیا اور تمام تعیناتیاں رولز اور ضوابط کے تحت ہوئیں جن کی تفصیل بمعہ تعینات شدہ افراد کے نام مندرجہ ذیل ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ ایس ایس ٹی | ۱۰ |
| ۲۔ ایس اے ٹی | ۱ |
| ۳۔ پی ٹی آئی | ۲ |
| ۴۔ جے ای ٹی | ۴۰ |
| ۵۔ جے اے ٹی | ۱ |

۶- جے وی ٹی ۳۵

میزان ۸۹

## ایس ایس ٹی ۱۰

۱- سعید احمد ولد تمیز خان
۲- عبدالمجید ولد دوست محمد
۳- محمد عمر ولد عبدالرحمٰن
۴- عبداللہ ولد غوث بخش
۵- محمد یوسف ولد ھنو محمد
۶- سعید احمد ولد غلام رسول
۷- عبدالمالک ولد نذر محمد
۸- محمد سلیم ولد خان محمد
۹- عبدالغفور ولد امیر بخش
۱۰- عبدالقیوم ولد پیرداد

## پی ٹی آئی ۲

۱- محمد انور ولد عبدالرحمان
۲- شیر محمد ولد عبدالرحمان

## ایس اے ٹی ۱

۱- محمد ابراہیم ولد محمد اسماعیل

## جے ای ٹی

۱- مولوی محمد اسلم ولد حاجی محمد حسن

## جے ای ٹی ۴۰

۱- لطیف شاہ ولد عبدالرحمان شاہ
۲- غلام فرید ولد عبداللہ
۳- الطاف احمد ولد سرفراز
۴- عبدالغفور ولد عبدالرحمٰن
۵- محمد اشفاق رسول ولد غلام رسول
۶- شیر احمد ولد لعل احمد
۷- منیر احمد ولد غلام محمد
۸- رحمت اللہ ولد عبدالحکیم
۹- عبدالرؤف ولد محمد افضل
۱۰- سعید احمد ولد اعجاز حسین
۱۱- محمد عمر ولد غلام رسول
۱۲- ملک فیاض علی ولد ملک محمد خان

۱۳- کتب خان ولد نور محمد
۱۴- سعید احمد ولد رحمت اللہ
۱۵- عبدالرشید ولد قادر بخش
۱۶- عبدالنبی ولد مٹھا خان
۱۷- عبدالستار ولد شاہد
۱۸- شربت خان ولد عزت خان
۱۹- دین محمد ولد رحیم خان
۲۰- محمد حنیف ولد غلام مصطفیٰ
۲۱- فیض محمد ولد غلام رسول
۲۲- رحمت اللہ ولد حاجی رسول بخش
۲۳- سجاد حسین ولد فیض محمد
۲۴- محمد سلیم ولد محمد رحیم
۲۵- محمد عمر
۲۶- احمد علی ولد عبداللہ
۲۷- غلام اکبر ولد احمد بخش
۲۸- عبدالرزاق ولد عبدالحمید
۲۹- عنایت اسد ولد سید داد
۳۰- حسین احمد ولد یار محمد
۳۱- عبدالغنی ولد فیض محمد
۳۲- محمد اسماعیل ولد لعل محمد
۳۳- عبدالجلیل ولد عبدالکریم
۳۴- عبدالرؤف ولد عبدالقادر
۳۵- سراج احمد
۳۶- عبدالستار ولد عبدالحق
۳۷- ہدایت اللہ ولد عبدالحمید
۳۸- عبدالباقی ولد عبدالواحد
۳۹- عبدالسلام شاہ ولد سید الیاس
۴۰- عبدالرسول ولد عبدالرحیم

## جے وی ٹی ۳۵

۱- عبدالنبی ولد نوروز خان
۲- عبدالمنان ولد عبدالسلام
۳- محمد ابراہیم ولد شیر محمد
۴- عبدالغنی ولد نہال خان
۵- محمد نواز ولد شاہنواز
۶- نصیر احمد ولد عبدالقیوم
۷- اسد خان ولد حسن خان
۸- بادل خان ولد محمد خان
۹- شاکر رحمٰن ولد نور محمد
۱۰- نور محمد ولد رسول بخش
۱۱- سعید احمد ولد محمد عاصم
۱۲- عبدالفتح ولد علی احمد
۱۳- عبدالمنان ولد خیر محمد
۱۴- عبدالسلام ولد عبدالنبی
۱۵- عبدالستار ولد دوستم
۱۶- محمد قاسم ولد محمد اکبر

۱۷۔ عبدالصمد ولد مدو خان ۔ ۱۸۔ حمید اللہ ولد عبدالنبی

۱۹۔ بشیر احمد ولد خیر جاں ۔ ۲۰۔ بشیر احمد ولد خیر جان

۲۱۔ عبدالغنی ولد امیر بخش ۔ ۲۲۔ گل محمد ولد شیر محمد

۲۳۔ ظہور شاہ ولد قادر شاہ ۔ ۲۴۔ ناصر محمود ولد محمد افضل

۲۵۔ نذیر احمد ولد جمعہ خان ۔ ۲۶۔ غلام حیدر

۲۷۔ نذیر احمد ولد عبدالقدوس ۔ ۲۸۔ مرزا احمد ولد لوان خان

۲۹۔ منظور احمد ولد داد خدا ۔ ۳۰۔ خالد محمود ولد عبدالحکیم

۳۱۔ محمد بلال ولد محمد اکرام ۔ ۳۲۔ اللہ بخش ولد گل زار خان

۳۳۔ احسان اللہ ولد عطا اللہ ۔ ۳۴۔ منظور احمد ولد مہیم خان

X ۸۱ **نواب عبدالرحیم خان شاہوانی** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۳ء کے دوران صوبہ میں یو ایس ایڈ پروگرام کے تحت کتنے پرائمری اسکولوں کی بلڈنگ تعمیر کی گئی ہیں۔ ضلع وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

**وزیر تعلیم** ۔ پرائمری ایجوکیشن یو ایس ایڈ ترقیاتی پروگرام کے تحت درج ذیل مدارس میں عمارات ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۳ء تعمیر ہوئی ہیں۔

| نمبر شمار | نام ضلع | تعداد تعمیر سیلٹرلیس مدارس | تعداد تعمیر مڈل مدارس | تعداد تعمیر ایڈیشنل رومز | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کوئٹہ | ۱۳ | ۵ | ۵۱ | ۶۹ |
| ۲ | پشین | ۹ | ۴ | ۲۹ | ۴۲ |
| ۳ | چاغی | ۵ | ۴ | ۱۶ | ۲۵ |
| ۴ | لورالائی | ۹ | ۴ | ۳۰ | ۴۳ |
| ۵ | ژوب | ۶ | ۶ | ۱۹ | ۳۱ |
| ۶ | قلعہ سیف اللہ | ۵ | ۳ | ۱۱ | ۱۹ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | سبی | ٦ | ۳ | ۱۳ | ۲۲ |
| ۸ | زیارت | ۴ | ۴ | ۸ | ۱٦ |
| ۹ | کوہلو | ٦ | ۱ | ۸ | ۱۵ |
| ۱۰ | ڈیرہ بگٹی | ٦ | ۲ | ۱۰ | ۱۸ |
| ۱۱ | نصیر آباد | ۵ | ۳ | ۱۳ | ۲۱ |
| ۱۲ | جعفر آباد | ۷ | ۵ | ۱۱ | ۲۳ |
| ۱۳ | کچھی | ٦ | ۵ | ۲۰ | ۳۱ |
| ۱۴ | قلات | ۱۰ | ۴ | ۳۵ | ۴۹ |
| ۱۵ | خاران | ۵ | ۴ | ۱۱ | ۲۰ |
| ۱٦ | لسبیلہ | ۵ | ۳ | ۱۰ | ۱۸ |
| ۱۷ | خضدار آواران | | ۱۰ | ۸ | ۳۹۲۱ |
| ۱۸ | تربت | ۷ | ۵ | ٦ | ۲۸ |
| ۱۹ | گوادر | ۵ | ۳ | ۸ | ۱٦ |
| ۲۰ | پنجگور | ۵ | ۳ | ۸ | ۱٦ |
| | کل میزان | | | | ۵٦۱ |

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** - سوال یہ ہے کہ وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۹۳'۹۰ء یو ایس ایڈ پروگرام کے تحت کتنے اسکولوں کو بلڈنگ دی گئی ہے۔ ضلع وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔ ایک یہ ضمنی سوال ہے جو میں ان سے کروں گا۔

**جناب اسپیکر** - ہمارا اسمبلی کا جو واچ اینڈ وارڈ ہے ایوان سے نکل جائے۔ مائیک پر ہاتھ نہ رکھیں خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** - جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ خاران ضلع کے لئے گزشتہ ۲'۳ سال سے کتنے پرائمری یا ہائی اسکول کے لئے بلڈنگ کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

وزیر تعلیم — ڈاکٹر صاحب اس کی تمام تفصیلات دی ہوئی ہیں۔ خاران کے جو شیلٹر لیس shelter less اسکول ہیں وہ پانچ ہیں اور تعداد مڈل مدارس ۶ ہیں۔ وہاں تعداد ایڈیشنل روم ۱۱ ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین — میں ڈاکٹر صاحب وزیر تعلیم سے عرض کروں گا کہ وہ تین سال کا مقابلہ کرلیں کہ آیا خاران ضلع کو دوسرے اضلاع کے مقابلے میں اس کے حقوق دیئے گئے ہیں یا نہیں؟ میری ان سے گزارش ہے وہ دوسرے اضلاع سے کمپریزن Comparision کرلیں۔

وزیر تعلیم — جہاں تک میرے خیال میں کمپریزن Comprasion کا تعلق ہے اس دفعہ سے میں اچھی طرح سے کمپریزن کررہا ہوں۔ کچھ ڈویژن ایسے ہیں جن کو ۹۴ - ۱۹۹۳ء میں کچھ زیادہ ملا ہے کچھ کو کم ملا ہے لیکن جو وہاں معیار تھا وہ یو ایس ایڈ نے خود فکس کیا ہے۔ اس وقت کی کیرٹیکر Care taker حکومت نے کیا ہے۔ یقیناً خاران میں شیلٹر لیس Shelter less اسکول بہت ہوں گے۔ Over Crowded بھی ہوں گے اس دفعہ جو ہم نے Criteria رکھا ہے اس میں ہم کوشش کررہے ہیں کہ اس کو پورا بھی کریں اب اس میں اگر آپ مطمئن نہیں ہیں جو مجھے بتایا گیا ہے فرض کریں بہت سے اضلاع میں کئی کئی جگہ پر تو پانچ پانچ دیئے ہوئے ہیں جو بڑے اضلاع ہیں جیسے قلات ہے خضدار ہے ان میں دس دس بھی ہیں اور تربت جعفر آباد اور سبی میں چھ چھ ہیں باقی میں بھی انہوں نے کسی کریٹیریا Criteria کے مطابق کئے ہیں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین — (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! ڈاکٹر صاحب نے تو بات کرلی ہے میرا ان سے سوال ہے جب سے تھرڈ ایجوکیشن بنا ہے میں گزشتہ تین سال سے یہ سوال کررہا ہوں۔ وہ اپنی لسٹ منگوالیں اور یہ دیکھ لیں کہ اس نسبت سے اس ضلع خاران کو نمائندگی ملی ہے کیا ہر ضلع کے ساتھ انصاف ہوا ہے؟ تو میرا سوال ختم ہے اگر انصاف نہیں ہوا ہے تو میرا ان سے سوال ہے اور یہ گزارش ہے کہ وہ اس مسئلے کے لئے اسٹینڈ لے لیں کہ ہر ضلع کو مساوی نمائندگی دی جائے گی کچھ اضلاع میں ۵ یا دس ہوئے اور کچھ اضلاع میں ۲، ۲ ہوئے ہیں۔

جب سے یہ تھرڈ ایجوکیشن بنا ہے کتنے پرائمری اسکول' کتنے مڈل اسکول اور کتنے ہائی اسکول کو اس ضلع کے اسکولوں کی نمائندگی دی گئی؟ وہ ذرا اس سوال پر اسٹینڈ لے لیں۔

**وزیر تعلیم** — جناب اسپیکر! میری معزز ممبر سے گزارش ہے کہ وہ نیا سوال کریں تاکہ میں اس کے مطابق ان کو تفصیلات بتاسکوں۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** — میں وزیر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں انہوں نے مجھے مطمئن کیا ہے۔

**جناب اسپیکر** — سوال نمبر ۸۹ محمد صادق عمرانی صاحب دریافت فرمائیں گے۔

**X ۸۹ محمد صادق عمرانی** — کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ میں محکمہ تعلیم کو کل کس قدر ملازمتیں فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) کیا ضلع نصیر آباد کو اس کی ضرورت کے مطابق ٹیچر فراہم کئے گئے ہیں۔

(ج) اگر جواب نفی میں ہے تو اس علاقہ کے ساتھ امتیازی سلوک کی کیا وجہ ہے؟ تفصیل دی جائے۔

**وزیر تعلیم** — (الف) صوبہ بلوچستان میں اب تک مختلف اساتذہ کی حسب ذیل آسامیاں جاری کی گئی ہیں۔

| | |
|---|---|
| ایس ایس ٹی (سائنس و جنرل) | ۳۱۳۶ |
| جے ای ٹی | ۲۳۹۵ |
| سینئر ڈرائنگ ماسٹر' جونیئر ڈرائنگ ماسٹر | ۱۰۹۶ |
| پی ٹی آئی | ۹۷۲ |
| سینئر و جونیئر عربک ٹیچر | ۱۱۳۸ |
| درجہ چہارم | ۳۰۰۱ |
| ایس ایس ٹی ٹیک | ۱۹۰ |
| جے ای ٹی ٹیک | ۲۸۰ |

| | |
|---|---|
| لیبارٹری اسسٹنٹ | ۳۸ |
| معلم القرآن | ۱۰۲ |

(ب) حکومت بلوچستان مڈل و ہائی اسکولوں کو مقررہ معیار (Standard) کے مطابق اساتذہ مہیا کرتی ہے۔ ضلع نصیر آباد کو اسی کے مطابق اساتذہ مہا کئے گئے ہیں۔

**جناب اسپیکر** - کوئی ضمنی سوال؟

**محمد صادق عمرانی (ضمنی سوال)** - جناب والا کیا وزیر تعلیم یہ مطلع فرمائیں گے کہ ایس ایس ٹی جنرل اور سائنس کے اساتذہ ۳۱۳۶ بھرتی کئے گئے ہیں۔ تو ضلع نصیر آباد میں کتنے لوگوں کو اس سلسلے میں ملازمتیں دی گئی ہیں؟

**وزیر تعلیم** - جناب والا میں خود اس سلسلے میں مطمئن نہیں ہوں اور میں اپنے دوست سے اتنا گزارش کرتا ہوں اور جو میری پرسنل آبزرویشن ہے اس کی وجہ یہ ہے جو میری اپنی معلومات ہیں جو میں نے خود ۱۳۴۲۸ اساتذہ ہیں ہمارے محکمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس یہ کل اساتذہ ہیں جو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جواب غلط ہے۔ صرف ایک ڈائریکٹریٹ کا فگو ہے ہمارے پاس چار ڈائریکٹریٹ ہیں میں اگر اپنے معزز دوست سے یہ عرض کروں کہ یہ جو پوائنٹ جو میں نے اڈنٹی فائی Identify کئے ہیں اگر مجھے موقعہ دے دیں تو میں اس کا جواب دوسرے اجلاس میں دے دوں گا کیوں کہ اس میں جو سوال کیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ صوبہ میں کل کتنی ملازمتیں فراہم کی گئی ہیں۔ اور کیا ضلع نصیر آباد میں ضرورت کے مطابق ٹیچرز فراہم کئے گئے ہیں۔ اس میں ایک چیز ضرور کریں کہ ضلع نصیر آباد کے ٹیچرز کی جو آپ لسٹ مانگتے ہیں اس میں اپنے سوال میں اس کا ایک اضافہ کردیں تو میرے لئے اس کا جواب دینا آسان ہوگا۔ میں خود جناب اسپیکر صاحب کوشش کروں گا کہ اس کا جواب دوں میں خود اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

**جناب اسپیکر** - جب وزیر موصوف مطمئن نہیں تو ظاہر آپ جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

**محمد صادق عمرانی** - جناب والا! وزیر موصوف ہمارے محترم دوست خود بھی اپنے

جواب سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ نصیر آباد میں دو سو طلباء پر ایک استاد ہے اور میرے علاقے نصیر آباد کو مسلسل نظرانداز کیا جارہا ہے میں اس ایوان کے توسط سے اپنے دوست وزیر تعلیم سے یہ عرض کروں گا کہ وہ اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ کیونکہ ماضی میں ہمارے علاقے نصیر آباد کو مسلسل نظرانداز کیا گیا ہے۔ ہمارے علاقے کو تعلیمی لحاظ سے ترقیاتی لحاظ سے بلکہ ہر لحاظ سے تاکہ وہاں پر جو مسلسل فقدان ہے غریب کو وہاں پر بہتر سہولت فراہم کرنے کے لئے کچھ اقدام کئے جائیں۔

**وزیر تعلیم** — جناب اسپیکر میری ضرور کوشش ہوگی کہ ہم تمام بلوچستان کو مساوی طور پر ترقی دیں اور جو خدشات میرے معزز دوست نے ظاہر کئے ہیں آئندہ کوشش کریں گے ان کے ساتھ یہ زیادتیاں نہ ہوں۔

**سید شیر جان بلوچ** — جناب والا یہاں سوال یہ کیا گیا ہے کہ ضلع نصیر آباد میں کتنے ٹیچرز فراہم کئے گئے ہیں۔ تو اس کا جواب ہی نہیں دیا گیا ہے۔ اس لئے میں وزیر تعلیم سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اپنے محکمہ کو ہدایت کریں کہ کوئی بھی سوال آجائے تو اس سوال کے مطابق وقت پر جواب دیں۔ اس ایوان میں تو سوال کیا گیا ہے اور جواب سرے سے نہیں ہے۔

**وزیر تعلیم** — جواب بھی میرے دوست موجود ہے دوسرے صفحہ پر ہے کہ بلوچستان میں مڈل اور ہائی اسکولوں کو مقررہ معیار کے مطابق اساتذہ فراہم کرتی ہے ضلع نصیر آباد کو اس کے مطابق مہیا کئے گئے ہیں جواب ہے لیکن میں نے ایک ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے میں خود اس جواب سے مطمئن نہیں تھا۔ اس لئے میں نے کہہ دیا ہے دوسری طرف جو آپ نے پوچھا ہے اس کا جواب موجود ہے لیکن میں مجموعی طور پر کہتا ہوں کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں سوال الف تھا۔ اس نے ٹوٹل بلوچستان کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اساتذہ کے بارے میں پوچھا تھا میرا اپنا اندازہ ہے جو میں نے کاؤنٹ کئے ہیں ۳۴۲۸ اساتذہ ہیں یہ کم ہیں اور صرف یہ ایک ڈائریکٹریٹ کے ہوسکتے ہیں ہمارے پاس چار ڈائریکٹریٹ ہیں اور میں نے خود کہا ہے اس لئے میں اپنے محکمہ سے پوچھوں گا کہ یہ نامکمل جواب کیوں دیا ہے انشاء اللہ اسپیکر صاحب آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

**سید شیر جان بلوچ** - شکریہ۔

**مولانا عبدالباری** - جناب والا! وزیر صاحب نے اتنے وعدے کئے ہیں کیا یہ پورا کرسکتے ہیں یا نہیں؟ ہر سوال میں ایک دو وعدے کئے ہیں۔

**وزیر تعلیم** - وعدے نہیں کئے ہیں مولانا صاحب وضاحتیں کی ہیں۔

**محمد صادق عمرانی** - جناب والا پوائنٹ آف آرڈر۔ مجھے افسوس ہورہا ہے کہ ہمارے اس ایوان میں وزیر صاحبان تو موجود ہیں لیکن ان کے سیکریٹری صاحبان دفتروں میں بیٹھے چائے پی رہے ہیں۔ وہ اسمبلی میں کبھی بھی نہیں آتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ یہاں پر کتنے وزراء موجود ہیں اور کتنے سیکریٹری موجود ہیں۔ کیونکہ جب سوال جواب ہوتا ہے تو اصولی طور پر یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ سیکریٹری صاحب کو موجود ہونا چاہئے تاکہ یہاں جو کارروائی ہو وہ پھر اس پر اپنے دفتر میں اس پر مزید کارروائی کرسکے۔

**جناب اسپیکر** - میرے خیال میں وزیر بااختیار ہیں وہ اپنے سیکریٹریوں کو ٹھیک کردیں گے۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر)** - جناب اسپیکر اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر باصلاحیت ہیں وہ خود اپنے جواب دے سکتے ہیں۔ سیکریٹری کے بغیر کام چلاسکتے ہیں۔

**جناب اسپیکر** - اگلا سوال ۹۳ بھی محمد صادق عمرانی صاحب کا ہے۔

X ۹۳ **محمد صادق عمرانی** - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ مراد جمالی میں طلباء کے لئے کوئی کالج نہیں ہے۔ جب کہ یہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ڈیرہ مراد جمالی میں طلباء کے لئے کالج کی سہولت میسر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے۔

**وزیر تعلیم** - (الف) یہ درست ہے کہ ڈیرہ مراد جمالی میں طلباء کے لئے کوئی کالج نہیں

ہے۔

(ب) ڈیرہ مراد جمالی میں کالج کی تعمیر کے لئے ۹۴۔۱۹۹۳ء میں پی اینڈ ڈی کو پی سی ون پیش کی گئی تھی لیکن وسائل کی کمی کے باعث یہ اسکیم منظور نہ ہو سکی۔ تاہم ۹۵۔۱۹۹۴ء کے لئے یہ اسکیم پی ایس ڈی پی میں دوبارہ شامل کی گئی ہے۔

| | |
|---|---|
| ایس ایس ٹی | ۲۹۲ |
| پی ٹی آئی | ۴۷ |
| ڈرائنگ ماسٹر | ۳۶ |
| جے ای ٹی | ۳۴۴ |

مندرجہ بالا اساتذہ کی ضلعوار تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر** ۔ کوئی ضمنی سوال؟

**وزیر تعلیم** ۔ جناب والا میری ضرور کوشش ہوگی کہ جہاں پر جتنے بھی کالجز ہیں اور جہاں نہیں ہیں اس فرق کو ختم کیا جائے۔ بہت سے اضلاع ایسے ہیں جہاں دو دو کالجز ہیں اور کچھ ایسے ہیں جہاں ایک بھی نہیں ہے۔ آپ کا مطالبہ حقائق پر مبنی ہے میں کوشش کروں گا کہ اس کو ختم کیا جائے اور آپ کے ضلع کو بھی اے ڈی پی میں شامل کرلوں۔

**محمد صادق عمرانی** ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب ضلع نصیر آباد بلوچستان کا سب سے بڑا زرعی علاقہ ہے اور پانچ اضلاع پر مشتمل ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ماضی میں بھی اس علاقے کو مسلسل نظرانداز کیا گیا ہے اور اس سے پہلے جب وزیر اعلیٰ تاج محمد جمالی تھے انہوں نے اس کو نظرانداز کیا۔ انہوں نے بھی اعلان کیا کہ اس سال ضلع نصیر آباد میں کالج قائم کیا جائے گا نصیر آباد کے طلباء جیکب آباد پڑھنے جاتے ہیں۔ جب وہ وہاں سے پڑھ کر آجاتے ہیں تو پھر یہاں بلوچستان میں انجینئرنگ سیٹ یا ڈاکٹر کی سیٹ نہیں دی جاتی ہے کہ آپ تو سندھ سے پڑھ کر آئے ہیں تو وہ بے چارے دربدر ہیں خوار زار ہیں میں اپنے دوست وزیر تعلیم کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس فلور پر یہ اعلان کریں کہ اس سال ۹۴۔۱۹۹۵ء میں ضلع نصیر آباد میں کالج قائم کرنے کا اعلان کریں کیونکہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے تمام ڈویژن

کے آفس وہاں پر ہیں۔

**جناب اسپیکر** ۔ آپ کوئی ضمنی سوال کریں تو مہربانی ہوگی۔

**محمد صادق عمرانی** ۔ اس کو ضمنی سوال ہی سمجھ لیں اور گزارش ہے کہ وزیر تعلیم اسی سال یقین دہانی کرائیں کہ اے ڈی پی اس کالج کو شامل کریں گے اور کالج قائم ہوگا۔

**وزیر تعلیم** ۔ اے ڈی پی کو فائنلائیز finelize کرنا آپ کا کام ہے۔ آپ بھی ہوں میں بھی ہوں گا اسمبلی کا کام ہے۔ زندگی رہی تو آپ اپنا زور ماریں اس کو منظور کروائیں پی اینڈ ڈی محکمہ کو ہم گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس پر کارروائی کرے۔

**محمد صادق عمرانی** ۔ آپ تو بہت زور آور آدمی ہیں آپ پر کون زور مار سکتا ہے۔ ہم آپ سے صرف یہ یقین دہانی چاہتے ہیں کہ آپ کارروائی کریں گے۔

**وزیر تعلیم** ۔ جناب اسپیکر صاحب میں اپنے دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی سفارشات پی اینڈ ڈی کو بھیج دوں گا۔ اس میں یہ کالج ہوگا۔

**میر محمد اکرم بلوچ (وزیر)** ۔ جناب والا! ڈاکٹر صاحب بہت یقین دہانی کرا رہے ہیں۔ کیا وہ پورا کر سکیں گے مولوی صاحب کو یقین نہیں آرہا۔

**مولانا عبدالباری** ۔ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ تاکہ ڈاکٹر صاحب اس پر کاربند رہیں۔

**جناب اسپیکر** ۔ وقفہ سوالات ختم۔

## رخصت کی درخواستیں

**جناب اسپیکر** - اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

**مسٹر اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی)** - میر عبدالنبی جمالی صاحب نے اپنے بھائی کی علالت کی وجہ سے مورخہ ۲۳ جنوری تا یکم فروری تک اسمبلی اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** - نوابزادہ لشکری خان رئیسانی سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ۲۳ جنوری تا ۲۶ جنوری تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** - ملک محمد سرور خان کاکڑ صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

- **جناب اسپیکر** - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** - سردار چاکر خان ڈومکی نے علالت کی بناء پر ۲۲ جنوری تا ۳۰ جنوری اسمبلی اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** ۔ میر خان محمد جمالی وزیر خوراک نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** ۔ جناب بشیر مسیح ڈپٹی اسپیکر دورے پر گئے ہیں لہٰذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** ۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر موجودہ اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا انہوں نے پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** ۔ سردار ثناء اللہ خان زھری صاحب سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** ۔ تحریک استحقاق نمبر ۵ مولانا سید عبدالباری صاحب کی ہے۔ لہذا وہ اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں۔

**مولانا سید عبدالباری** ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں درج ذیل تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی وزیر مال نے مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء آج پیش کر رہے ہیں۔ جس میں سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کے لئے قانون بنایا گیا ہے حالانکہ اس مسودہ کے ساتھ ۱۵ مارچ ۱۹۸۸ء اور ۱۳ اگست ۱۹۹۳ء کے مابین جس سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ منسوخ کرنا مطلوب ہے مکمل تفصیل ہونا ضروری تھا کہ صوبے میں کہاں کہاں سرکاری اراضی تھی اور کن کن لوگوں کو غیر قانونی الاٹمنٹ ہوئی اور غیر قانونی عمل کے مرتکب افراد کو کیا کیا سزا ملی ہے یا سزا دینے کا ارادہ ہے۔ کیونکہ غیر قانونی عمل ہمیشہ قابل مواخذہ جرم ہے اور جرم کا مرتکب شخص مستجب سزا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جب تک تمام حقائق سامنے نہیں آئیں گے اس مسودہ میں قانون کے مطابق ترمیم کے لئے مواد میسر نہیں ہوگا۔ ہم اس بات کی پرزو تائید کرتے ہیں کہ کسی بھی غیر قانونی عمل کی حوصلہ شکنی ہو اور لاکھوں روپوں کی اراضی کو کوڑی کے دام الاٹ کرنے والوں کا مکمل مواخذہ ہو۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے اور تمام حقائق منظر عام پر لائے جائیں۔ اس کے بعد اس قانونی مسودہ کو پیش کیا جائے تاکہ انصاف بھی ہو اور قوم کے حقوق بھی محفوظ رہیں۔

**جناب اسپیکر** ۔ تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ صوبائی وزیر مال نے مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء آج پیش کر رہے ہیں۔ جس میں سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کے لئے قانون بنایا گیا ہے حالانکہ اس مسودہ کے ساتھ ۱۵ مارچ ۱۹۸۸ء اور ۱۳ اگست ۱۹۹۳ء کے مابین جس سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ منسوخ کرنا مطلوب ہے مکمل تفصیل ہونا ضروری تھا کہ صوبے میں کہاں کہاں سرکاری اراضی تھی اور کن کن لوگوں کو غیر قانونی الاٹمنٹ ہوئی اور غیر قانونی عمل کے مرتکب افراد کو کیا کیا سزا ملی ہے یا سزا دینے کا ارادہ ہے۔ کیونکہ غیر قانونی عمل ہمیشہ قابل مواخذہ جرم ہے اور جرم کا مرتکب شخص مستجب سزا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جب تک تمام حقائق سامنے نہیں آئیں گے اس مسودہ میں قانون کے مطابق ترمیم کے ۔

لئے مواد میسر نہیں ہوگا۔ ہم اس بات کی پرزو تائید کرتے ہیں کہ کسی بھی غیر قانونی عمل کی حوصلہ شکنی ہو اور لاکھوں روپوں کی اراضی کو کوڑی کے دام الاٹ کرنے والوں کا مکمل مواخذہ ہو۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے اور تمام حقائق منظر عام پر لائے جائیں۔ اس کے بعد اس قانونی مسودہ کو پیش کیا جائے تاکہ انصاف بھی ہو اور قوم کے حقوق بھی محفوظ رہیں۔

**جناب اسپیکر** – مولانا صاحب اس کی ایڈمزیبلٹی کے بارے میں فرمائیں۔

**مولانا سید عبدالباری** – جناب اسپیکر یہ قانون مسودہ آج پیش ہونے والا ہے۔ وزیر مال نے پہلی دفعہ سرکاری اراضی کا ذکر کیا ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ سرکاری اراضی کیا تعریف کیا ہے۔ کیونکہ چشمہ اچوزئی یا سریاب سائیڈ پر غلط الاٹمنٹ ہوئی ہے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم)** – (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! مولانا صاحب اس تحریک کی ایڈمزیبلٹی پر بات کریں کہ یہ کس طرح تحریک استحقاق بنتی ہے۔ اس کے بعد ہم بتادیں گے کہ سرکاری اراضی کی تعریف کیا ہے اور مولانا صاحب ہمیں یہ بتادیں کہ ان زمینوں کی الاٹمنٹ کی منسوخی سے ان کا استحقاق کس طرح مجروح ہوا ہے؟

**مولانا سید عبدالباری** – جناب اسپیکر میرا استحقاق اس طرح مجروح ہوا ہے کہ یہاں جو مسودہ پیش کیا گیا ہے یہ بالکل اجمال ہے۔ اس میں کوئی تفصیل نہیں ہے اور ایسے مسودہ کی ہم حمایت نہیں کرسکتے اس طرح اسمبلی اور اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

**مسٹر کچکول علی (وزیر)** – (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر** – جی۔

**مسٹر کچکول علی** – جناب اسپیکر اگر اسمبلی کے قواعد و انضباط کی روح سے دیکھا جائے تو یہ تحریک استحقاق منٹین ایبل maintanable نہیں۔ جناب آپ اس کو کس طرح کھلا رہے ہیں کہ اس ایڈمزیبلٹی پر بات کریں۔ آیا اس بل میں کوئی بات ہوئی ہے۔ کن وجوہات کی بناء پر اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

**مولانا سید عبدالباری** - جناب اسپیکر میں نے یہاں پر استحقاق مجروح ہونے کے لئے دو باتوں کا بنیادی ذکر کیا ہے ایک تو یہ سرکاری اراضی پر وہ چاہتے کہ ان کی الاٹمنٹ منسوخ کی جائے میں بھی چاہتا ہوں کہ غیر قانونی الاٹمنٹ منسوخ ہو۔ جس نے الاٹ کی ہو اس کو سزا ملنی چاہئے لیکن یہاں چشمہ اچوزئی یا سریاب میں الاٹمنٹ ہوئی ہے کیا وہ اس کے زمرے میں آسکتے ہیں یا نہیں۔ جس طریقے سے یہاں موسودہ پیش کیا گیا ہے وہ بالکل اجمال ہے کوئی تفصیل نہیں۔ میں احترام کے ساتھ کہتا ہوں کہ وزیر مال کو سرکاری اراضی کی تعریف معلوم نہیں۔

**جناب اسپیکر** - سید احمد ہاشمی صاحب۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی** - میں رولز ۷۰ پر آپ کی توجہ مبذول کرتا ہوں۔

(d) The motion shall not anticipate a matter for the consideration of which adate has been previously appointed.

اس سلسلے میں حکومت روز ہی اس مسودہ کو لانا چاہتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولانا صاحب یہی چاہتے ہیں کہ جو سرکاری اراضی غیر قانونی طور پر کسی کو الاٹ کی گئی ہوں وہ منسوخ کی جائے جناب اسپیکر بغیر قانون سازی کے ہم یہ کام کر نہیں پائیں گے اگر مولانا صاحب کسی ترمیم کے تحت اس کو مزید خوبصورت کرنا چاہتا ہے وہ امینڈمنٹ کی صورت میں لاسکتے ہیں۔ استحقاق تو یہ کسی صورت میں نہیں بن سکتا۔ میرے خیال میں مولانا صاحب کا بنیادی مقصد بھی قانون سازی ہو۔ اور آئندہ اس طرح غیر قانونی کاموں کا روک تھام ہو۔

**جناب اسپیکر** - So you appose.

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون)** - جناب اسپیکر صاحب جس طرح ہاشمی صاحب نے فرمایا کہ یہ استحقاق نہیں بنتا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اگر اس میں کوئی ترمیم لانا چاہتے ہیں کوئی اس کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو تین دن گئے ہیں اور اس سے پہلے کہ اس پر ڈسکس ہوجائے مولانا صاحب اس میں ترمیم پیش کریں تاکہ اس پر بحث مباحثہ

ہو سکیں اور جہاں پر یہ تفصیل کے متعلق کہ کونسے لوگ ہیں کونسے لوگ ہوں گے اس میں میرے خیال سے سینکڑوں لوگ ہوں گے اور ۱۹۸۸ء سے لے کر ۱۹۹۳ء تک جو نوٹیفکیشن ہوئے ہیں اور جو اس میں جو تفصیل دی گئی ہے کونسا جائز ہے اور کونسا ناجائز ہے اس کے مطابق جو جو لوگ اس میں آئیں گے اور جو ناجائز ہوں گے ان کو کینسل کیا جائے گا جو جائز ہوں گے اس کو رکھا جائے گا لہٰذا میرے خیال میں پہلے اس قانون کو پاس کرتے ہیں اگر وہ اس میں کوئی تبدیلی لانا چاہتے ہیں مولانا صاحب کو تین دن ملتے ہیں اور اگر تفصیل میں جانا چاہتے ہیں ریونیو کے پاس اس کی تفصیل ہے لوگ خود جائیں گے کہ یہ میرے ساتھ غلط ہوا ہے یہ صحیح ہوا ہے وہ تفصیل تو ادھر طے ہو گی اب جہاں تک ترمیم کا سوال ہے اس کے لئے تین دن پڑے ہیں لہٰذا اس کی کوئی استحقاق کی بات آتی نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر** ۔ یہ تحریک استحقاق قاعدہ نمبر(۵۷) ۲ اور (۵۷) ۳ کے تحت ناقابل قبول ہے لہٰذا میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

**مولانا عبدالباری** ۔ (پوائنٹ آف آرڈر)

**جناب اسپیکر** ۔ تشریف رکھیں اس مسئلے پر آپ بات نہیں کرسکتے۔ تحریک التوا نمبر(۱۲) صادق عمرانی پیش کریں۔

**میر محمد صادق عمرانی** ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میری تحریک التواء یہ ہے کہ حکومت ہالینڈ نے کوئٹہ سیوریج سسٹم کے لئے ۲۰ کروڑ روپے کی امداد روک لی ہے۔ حکومت ہالینڈ کے مطابق واسا کے موجودہ منیجنگ ڈائریکٹر امجد درانی کی موجودگی میں فنڈ ضائع ہو جائیں گے۔ کیونکہ منیجنگ ڈائریکٹر کے خلاف مبینہ طور پر ۱۰ خرد برد کے مختلف الزامات ہیں۔ جس کا اعتراف خود صوبائی وزیر نے ۱۰ مارچ ۱۹۹۲ء کو صوبائی اسمبلی کے فلور پر کیا تھا کہ امجد درانی پر ۶ الزامات ثابت ہیں۔ لیکن یہ شخص بدستور اسی عہدے پر قائم ہے۔

کوئٹہ شہر کی حالت پہلے سے ہی خراب ہے اگر ہالینڈ نے یہ رقم واپس لی تو اس شہر کی حالت مذید خراب ہو گی۔ اسمبلی کی تمام کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے تحریک التواء پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ تحریک التوا جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حکومت ہالینڈ نے کوئٹہ سیوریج

سسٹم کے لئے ۲۰ کروڑ روپے کی امداد روک لی ہے۔ حکومت ہالینڈ کے مطابق واسا کے موجودہ مینجنگ ڈائریکٹر امجد درانی کی موجودگی میں فنڈ ضائع ہو جائیں گے۔ کیونکہ مینجنگ ڈائریکٹر کے خلاف مبینہ طور پر ۱۰ خرد برد کے مختلف الزامات ہیں۔ جس کا اعتراف خود صوبائی وزیر نے ۱۰ مارچ ۱۹۹۴ء کو صوبائی اسمبلی کے فلور پر کیا تھا کہ امجد درانی پر ٦ الزامات ثابت ہیں۔ لیکن یہ شخص بدستور اسی عہدے پر قائم ہے۔

کوئٹہ شہر کی حالت پہلے سے ہی خراب ہے اگر ہالینڈ نے یہ رقم واپس لی تو اس شہر کی حالت مزید خراب ہو گی۔ اسمبلی کی تمام کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے تحریک التواء پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ صادق عمرانی صاحب آپ اپنی تحریک کی admissibility پر بات کریں۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی** ۔ جناب اسپیکر! آج کے روزنامہ جنگ میں بھی یہ خبر شہ سرخی سے چھپی ہے کہ امجد درانی کا ہالینڈ نے اس طرح کام روک لیا ہے ایک تو اس سے ہمارے ملک کی بین الاقوامی سطح پر ساکھ متاثر ہو رہی ہے بدنامی ہو گی اور دوسری طرف یہ کہ موجودہ ڈائریکٹر امجد درانی پر دس الزامات تھے اس فلور پر اس وقت کے صوبائی وزیر نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ دس الزمات اس پر ثابت ہیں میں اس بات پر حیران ہوں کہ جب حکومت ہالینڈ اور اس فلور پر صوبائی وزیر اس بات کا خود اعتراف کرتے ہیں کہ امجد درانی پر یہ الزامات ہیں اس کے باوجود اس شخص کو نہ اسی صرف اسی پوسٹ پر رکھا جا رہا ہے اور جیسے کوئٹہ شہر کی صورت حال ہے اس کی تمام تر ذمہ داری اس شخص پر ہے آپ کوئٹہ شہر کی حالت دیکھ رہے ہیں کہ جگہ جگہ پر کھڈے بنے ہوئے ہیں سڑکوں کی حالت انتہائی خراب ہے یہ محکمے کے ڈائریکٹر امجد درانی پر تمام ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اسی طریقے سے یہ ڈائریکٹر جو مبینہ طور پر بدعنوان افسر ہے جس کی وجہ سے یہ خطیر رقم ہمارے جو ضائع ہونے کا خدشہ ہے اس سے پہلے کہ

**جناب اسپیکر** ۔ جناب آپ پڑھیں نہیں۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی** ۔ نہیں سر میں پڑھ نہیں رہا ہوں تو ہم چاہتے ہیں کہ اس پر مکمل بحث ہونی چاہئے اور اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے کیونکہ ہمارے صوبے کا نام تو پہلے

ہی سے جمالی صاحب نے بہت بدنام کیا ہے اب آئندہ بدنامی سے بچیں لہٰذا اس پے بحث ہونی چاہیئے۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون)** - جناب اسپیکر صاحب اس سے پہلے کہ اس تحریک پر بحث ہونی چاہیئے متعلقہ وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کی وضاحت کریں گے اس کے بعد اگر ٹریژری بینچز والے اس پر بحث کریں گے۔

**ملک گل زمان کاسی (وزیر شہری ترقی)** - جناب اسپیکر صاحب یہ تحریک التوا اخباری بیان پر پیش کی گئی ہے امجد درانی کے خلاف ۱۹۸۸ء میں انٹی کرپشن میں ایک کیس درج ہوا تھا جو بعد میں انٹی کرپشن کونسل کو دیا گیا تھا اور ۱۹۹۲ء میں انٹی کرپشن کونسل نے عدم ثبوت کی بنا پر اس کو منسوخ کردیا یہ تو کیسز کے متعلق ہے اور ہالینڈ کے جو فنڈ کے متعلق لکھا گیا ہے وہ بھی فنڈ کوئی بند نہیں ہوئی ہے مزید پی اینڈ ڈی کے ساتھ ان کے جو سفیر کے نمائندے تھے انہوں نے میٹنگ کی جس میں سی ایس بھی بیٹھے ہوئے تھے اور سیکریٹری پی اینڈ ڈی بھی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے مزید دو کروڑ اسی لاکھ روپے اور فنڈ کا اعلان کیا ہوا ہے اور معلومات کے لئے

(مداخلت)

**جناب اسپیکر** - آپ تشریف رکھیں وزیر موصوف وضاحت کررہے ہیں۔ صادق صاحب آپ تشریف رکھیں۔

**ملک گل زمان کاسی (وزیر)** - جناب اسپیکر صاحب صادق صاحب کو میرے خیال میں تقریر کرنے کا بہت شوق ہے یا ان کا امجد درانی سے ذاتی عناد ہے تو وہ ذاتی عناد اسمبلی کے فلور پر نہیں ہونا چاہیئے اگر وہ اس جواب سے مطمئن نہیں کہ ۱۹۸۸ء میں اس کے اوپر کیس درج ہوا اور ۱۹۹۲ء میں انٹی کرپشن نے منسوخ کردیا یہ تو علیحدہ بات ہے اور معلومات کے لئے اگر وہ مجھے ٹائم دیں کہ ہالینڈ نے جو فنڈ دیئے ہیں ان میں مزید کتنا اضافہ ہوا ہے یا کٹوتی ہوئی ہے وہ میں آپ کو انشاءاللہ جب میرے سوالوں کے جواب دینے کا ٹائم ہوگا میں آپ کو یہ سب بتادوں گا۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** - جناب اسپیکر صاحب مسئلہ یہ ہے کہ آج اس مسئلے پر بحث ہوئی اس مسئلے پر میرا ایک سوال ہے پہلے ہی آپ کی طرف سے منظور ہوئی ہے جس دن واسا کی

تاریخ آئے گی اس دن اس پر بحث ہوگی۔

**ملک گل زمان کاسی (وزیر)** - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب اس پر کوئی سوال نہیں ہو سکتا جناب یہ تحریک التوا اخبار کے بیان پر دیا ہوا ہے۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** - جناب گل زمان صاحب پہلے میرا ایک سوال ہے اسپیکر کی طرف سے منظور ہوا ہے جس دن واسا کا دن آئے گا اس دن اس پر بحث ہوگی میری آپ سے بھی گزارش ہے میری صادق عمرانی سے بھی گزارش ہے کہ میں اس دن اس ایوان کو ہر فرد کو ہر شخص کو قانونی طور پر میں پروف لاؤں گا کہ اس نے کیا کچھ کیا ہے اس پر کیا کچھ الزام ہے میرے پاس باقاعدہ طور پر فائل بنا ہوا ہے ہر آدمی کو دے دوں گا کہ وہ اس کو اسٹڈی کریں۔

**جناب اسپیکر** - جس دن سوال آپ کا آئے گا اس دن آپ مکمل طور پر کرے مہربانی کر کے تشریف رکھئے۔

**محمد صادق عمرانی** - کیونکہ ہمیں جواب سننے کا بھی شوق ہے۔

**جناب اسپیکر** - آپ ذاتی ریمارکس پاس نہ کریں۔

**محمد صادق عمرانی** - جناب میں تڑی نہیں دے رہا ہوں منسٹر صاحب موجود ہیں ہمیں پتہ ہے وہ کیا کرتے ہیں میں احتجاجاً ایوان سے واک آوٹ کرتا ہوں۔ وزیر صاحب نے ہماری توہین کی ہے اور کرپٹ Corrupt آدمی یہاں پر رکھے ہوئے ہیں اور اس کرپٹ Corrupt آدمی کو کیوں یہاں پر ڈائریکٹر رکھا ہوا ہے۔ (شور)

**جناب اسپیکر** - آپ تشریف رکھیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ)** - جناب والا یہ ہمارا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔ یہ ہمارے وزیر صاحب کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ وزیر صاحب کمیشن لے رہے ہیں۔ وہ اس کا ثبوت پیش کریں۔ (شور)

جناب اسپیکر کے حکم سے کارروائی سے حذف کئے گئے۔

**جناب اسپیکر** — یہ ریمارکس حذف کیئے جاتے ہیں جو انہوں نے کہے ہیں اور میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے یہ الفاظ واپس لے لیں اور آپ تشریف رکھیں۔ بحث کے لئے ابھی تک ہم نے اس تحریک کو منظور نہیں کیا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

**محمد صادق عمرانی** — میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر)** — ممبر صاحب کو یہ بات نہیں کرنی چاہئے کہ وہ اس طرح سے وزیر صاحب کے متعلق ریمارکس پاس نہ کریں۔ ٹھیک ہے افسران کرپٹ Corrupt ہوتے ہیں اور کئی بہت ایماندار بھی ہوتے ہیں امجد درانی بھی کوئی آسمان سے نہیں آئے ہیں کرپٹ Corrupt ہوگا یا نہیں ہوگا وہ تو الگ بات ہے لیکن ایسے ریمارکس پاس کرنا یہ اسمبلی کی بھی توہین ہے اور ممبر صاحب کا جذباتی ہونا اس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ جذباتی ہوگئے ہیں۔

**جناب اسپیکر** — وہ الفاظ تو حذف بھی ہوگئے ہیں اور صادق صاحب نے وہ الفاظ واپس بھی لے لئے ہیں بہرحال اس پر مزید بحث نہیں ہوگی۔

**محمد صادق عمرانی** — کیا پھر یہ تحریک التوا بالکل جائز تھی۔ (مداخلت) آپ نے اس غیر قانونی طور پر کیا ہے میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر معزز رکن کے ساتھ سید شیر جان' ڈاکٹر سردار محمد حسین بھی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔)

## رولنگ

**جناب اسپیکر** — تحریک التوا فوری اہمیت کا حامل نہیں ہے اور نہ ہی حالیہ وقوع پذیر ہے لہٰذا میں اس قاعدہ ۷۰ اور ۷۲ ب کے تحت منافی ہے۔ تحریک مسترد کی جاتی ہے۔

**جناب اسپیکر** — دوسرے آئیٹم پر چلنے سے پہلے اجلاس کی کارروائی بتیس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ تیس منٹ کے بعد ایوان کی کارروائی دوبارہ ہوگی۔

(اجلاس کی کارروائی بارہ بج کر اٹھائیس منٹ پر ملتوی ہوئی اور اجلاس دوبارہ ایک بج کر دس

منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوا۔)

**جناب اسپیکر** ۔ کارروائی اسمبلی کی مجالس کا تشکیل دینا معزز اراکین اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۲۸ یہ نئی منتخب اسمبلی جتنی جلد ممکن ہو مندرجہ ذیل ۹ مجالس کا قائمہ اسمبلی کی معیاد تک کے لئے منتخب کریں۔

(۱) مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن۔

(۲) مجلس قائمہ برائے خوراک و زراعت۔

(۳) مجلس قائمہ برائے صنعت، محنت، تعلیم، صحت اور لوکل گورنمنٹ۔

(۴) مجلس قائمہ برائے مال، خزانہ، ترقی۔

(۵) مجلس برائے حسابات عامہ۔

(۶) مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات۔

(۷) مجلس برائے مالیات۔

(۸) مجلس برائے ایوان و لائبریری۔

(۹) مجلس برائے سرکاری مواعید۔

کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ تیسری بار ایجنڈے پر لایا جا رہا ہے لہٰذا وزیر قانون سے درخواست ہے کہ وہ کمیٹیوں کی تشکیل کے متعلق اپنی تحریک پیش کریں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون)** ۔ جناب اسپیکر صاحب، چونکہ ان کمیٹیوں کا جہاں تک انتخاب اور سلیکشن کا مسئلہ ہے وہ طویل مسئلہ ہے عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ اپوزیشن اور Chair چیئر کے درمیان افہام و تفہیم سے جلدی بنائی جاسکتی ہے ہم نے اپنی پروپوزل Proposal اپوزیشن کے ارکان کو پیش کی ہے اور ہمیں کچھ اور ٹائم دیا جائے اس میں ہم بیٹھ کر کچھ آسان طریقے سے باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے کسی نتیجے تک پہنچ جائیں تو اس میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگلی نشست تک اس مسئلے کو التوا میں رکھا جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ اس ایجنڈے کو نیکسٹ Next اجلاس میں رکھیں۔ اگلا آئیٹم وزیر قانون و پارلیمانی امور اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء ایوان میں

پیش کریں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون وپارلیمانی امور)** - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے متعلقہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے اور سب کی ٹیبلز پر رکھ دی گئی ہے۔

**جناب اسپیکر** - اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ سال ۹۲-۱۹۹۱ء پیش ہوئی۔

**مولانا عبدالباری** - قاعدہ ۱۷۵-۲ کے تحت ان سفارشات اور رپورٹوں پر غور و خوض کرنے کے لئے اسپیکر وقت مقرر کرے گا ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ اس کے لئے ایک یا دو دن بحث کے لئے رکھ دیں۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی)** - جناب اسپیکر صاحب جہاں تک اسلامی نظریاتی کونسل کا قصہ ہے یہ پچھلی دفعہ بھی ایک اس کے لئے کمیٹی بنی تھی مگر کمیٹی کا کام اس پر تسلی بخش نہیں ہے یہ اس کے لئے ایک اور نئی کمیٹی بنائی جائے جو اس رپورٹ پر غور کرے اور پھر اپنی رکمینڈیشن Recommendation ایوان کو پیش کرے۔ یا پھر جو پرانی کمیٹی تھی اس کو فعال رکھا جائے کوئی طریقہ تو ہو یا اس کے لئے میرے خیال میں ایک علیحدہ کمیٹی بنے گی مولانا صاحب۔ کمیٹی اس پر غور کرے گی اور پھر اپنی سفارشات مرتب کرے۔

**مولانا عبدالباری** - جناب اسپیکر! اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ کمیٹی بنے گی بحث کرنے کے بعد تو آپ ایک یا دو دن رولز کے مطابق بحث کے لئے رکھیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر)** - (پوائنٹ آف آرڈر) مسٹر اسپیکر صاحب۔ کیونکہ اس کے طریقہ کار میں پھر مسئلہ یا الجھن پیدا ہوگی کیونکہ جب ایک چیز پر بحث کریں گے تو بہتر یہی ہوگا کہ ہم کمیٹی کو دے دیں وہ رکمینڈیشین Recommendation لائے اور اس پر بحث کریں تاکہ اس کی جو فائنل منظور ہے وہ چاہے کمیٹی ہو یا جو ایوان کو دینا ہے تو پہلا طریقہ کار یہ تھا کہ پہلے کمیٹی میں کوئی مسئلہ جاکر اس پر بحث ہوتی تھی پھر کمیٹی کے رکمینڈیشن ہاؤس کے سامنے آجاتا پھر اس پر ہاؤس بحث کرتا کہ منظور یا نامنظور۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر)** - جناب اسپیکر صاحب۔ اس پر کچھ پیش

رفت ہوئی ہے پہلے کمیٹی میں تو بہت اس پر کام کیا ہے۔ مگر وہاں بھی اس کو بہت کام کرنا باقی ہے اس کو آگے لے جانا ہے میرے خیال میں ڈائریکٹ ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی۔ جب تک اسٹنڈنگ کمیٹی کی رکمینڈیشن سامنے نہ آئے تو اسٹنڈنگ کمیٹی پہلے بنے گی پھر اس کے بعد ان کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے پھر ایوان اس پر بحث کر سکے گی۔

**مولانا عبدالباری** ۔ جناب اسپیکر پچھلی دفعہ بھی ایسا ہوا تھا۔ بحث کرنے کے کے بعد پھر کمیٹی کو حوالے کر دیا یہاں اسمبلی فلور پر بحث ہوئی بحث کرنے کے بعد پھر کمیٹی کو حوالے کر دیا۔

**جناب اسپیکر** ۔ رول نمبر ۱۷۵ ہے۔

(2) The speaker Shall allot time for consideration of much recommendation and reports.

**جناب اسپیکر** ۔ تو اس اجلاس کی کارروائی کے دوران میں اس کے لئے ٹائم فکس کروں گا اور آپ لوگوں کو اطلاع دی جائے گی اور اس کے بعد کوئی رکن کمیٹی کے لئے تحریک لے آئے۔ اس کے بعد ایوان اس پر فیصلہ دے گا۔

**جناب اسپیکر** ۔ اب سرکاری کارروائی برائے قانون سازی ہوگی۔ وزیر مال مسودہ قانون نمبر ایک پیش کریں۔

بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء
(مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۴ء)

**محمد ایوب بلیدی (وزیر مال)** ۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر** ۔ بلوچستان کی سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء پیش ہوا۔

**جناب اسپیکر** ۔ وزیر مال مسودہ قانون نمبر ۱ کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک** — مسٹر اسپیکر صاحب یہ تو آپ کا اختیار ہے اس پر رولنگ دے دیں۔

**جناب اسپیکر** — ایوان کا کوئی بھی رکن جس زبان کو اپنے لئے مناسب سمجھے اپنی مادری زبان کو یا اردو کو یا انگلش کو وہ اس زبان میں اپنا مدعا بیان کرسکتا ہے۔

Ravenue Minister Mr. Speaker with you permission. I move that the requirement of Rule 84 of the Provincial Assembly Balochistan Rules of Procedure and conduct of Business 1974 be dispensed with his respect of the Balochitan cancelation of illegal allotment of state land Bill, 1994.

**جناب اسپیکر** — تحریک یہ ہے کہ بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان کے قوعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر** — سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے۔

**مولانا عبدالباری** — (پوائنٹ آف آرڈر) میں وزیر مال کو مانتا ہوں کہ وہ قابل ہیں انگریزی جانتے ہیں میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ وہ مسودہ اردو میں پیش کریں۔

**وزیر مال** — آپ اپنے لئے ٹرانسلیٹر Translator لائیں۔ (مداخلت)

**مولانا عبدالباری** — جناب والا جس طریقے سے روایت رہی ہے۔

**وزیر مال** — میری مرضی ہے میں جس زبان میں پڑھنا چاہوں پڑھ سکتا ہوں۔ انگریزی میں بھی۔

**مسٹر ظہور حسین خان کھوسہ** — جناب والا یہ بل واضح نہیں ہے۔ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ معلوم ہوسکے کہ کونسی اراضیات شہری رہائش والی اراضیات یا زرعی اراضیات یا کانوں کی اراضیات۔

**وزیر مال** — (پوائنٹ آف آرڈر) جی وہ جتنی الیگل allegal اراضیات ہیں۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی** - آپ نے بل موو move کردیا ہے۔

**مسٹر ظہور حسین خان کھوسہ** - جناب والا! میرے خیال میں اس پر رائے شماری نہ کریں تو بہتر ہے کیونکہ اگر یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے وہاں پر بیٹھ کر جو اس میں غلطیاں ہیں یا نقائص ہیں وہ درست کئے جائیں اس کے بعد پھر دوبارہ اس ایوان میں پیش کریں تو بہتر ہے۔

**مولانا عبدالباری** - جس طریقے سے میں نے آج تحریک استحقاق پیش کی ہے اس میں ابہام ہے کیونکہ وزیر مال سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ سرکاری اراضی کی تعریف کیا ہے؟ جب کہ مسودہ میں ابہام ہوا اجمال ہو تو ہم کس طریقے سے اور کس انداز سے تقریر کرسکتے ہیں۔

**کچکول علی** - میرے خیال میں میں مولانا صاحب کو مطمئن کردوں گا کہ سرکاری زمین کا معنی اور مفہوم کیا ہے۔

**جناب اسپیکر** - اگر آپ اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

**مولانا عبدالباری** - جناب اسپیکر صاحب۔ مجھے پتہ ہے کہ سرکاری اراضی کیا ہے قبائلی اراضی کیا ہے فیڈرل اراضی کیا ہے اور پراونشل اراضی کیا ہے یہ میں بتا سکتا ہوں لیکن چونکہ یہ وزیر صاحب نے پیش کیا ہے لہٰذا وہ بتادیں۔

**مسٹر کچکول علی (وزیر)** - میرے خیال میں۔

**مولانا عبدالباری** - مجھے پتہ ہے وزیر صاحب ذرا اس بارے میں تفصیل بتادیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم)** - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر یہ بل موو move ہوا ہے اس میں مولانا صاحب جو سجیشن suygestion ہوں گی جس دن یہ بحث کے لئے پیش ہوگا بے شک وہ اس کو ریگیٹ reagate کریں۔ لیکن اس کے طریقہ کار اڈاپٹ adopt کیا جائے۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی** - (پوائنٹ آف آرڈر) سب سے پہلے ہم یہ چاہتے ہیں اس کو کمیٹی کے سپرد کردیا جائے جو اس کا مطالعہ کرکے اس کی خامیاں دیکھیں اٹھاس سے نہیں بلکہ ہم

چاہتے ہیں کہ پچاس سے لیا جائے۔ لہٰذا یہ مسودہ قانون کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر)** — جناب اسپیکر۔ اس کے لئے کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئی ہیں۔ اگرچہ ہماری کوشش ہے کہ یہ کمیٹیاں جلد بن جائیں لیکن اگر کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئی ہیں تو کیا اس ایوان میں کوئی قانون سازی نہیں ہوگی؟ جناب اسپیکر۔ چونکہ آپ نے موشن پیش کر دیا ہے لہٰذا آپ اس پر رائے لیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** — جناب اسپیکر اس کے بعد اس کا فیصلہ کیا جائے ابھی اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ اس کی چھان بین کرے۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** — جیسے ظہور حسین خان صاحب نے فرمایا ہے ہم بھی گزارش کرتے ہیں جب ایک کمیٹی انڈر پروسیس under proces ہے جو بن جائے گی آج بن جائے کل بنے گی ایک ہفتہ کے دوران بنے گی تو کیوں نہ پہلے کمیٹی بنائی جائے اور اس کو اس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ اس بل کی تفتیش اور تحقیقات ہو سکے۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون)** — جناب اسپیکر۔ اگر میرے خیال میں اس میں اس چیز کی ضرورت ہو یعنی ترمیم وغیرہ کی تو ویسے بھی تین دن اس کے لئے دیئے جا رہے ہیں تاکہ اس میں ترمیم پیش کریں اگر تصحیح کرنا چاہتے ہوں اور مولانا صاحب سے ہم درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ جن چیزوں کا آپ کو علم ہوتا ہے آپ اس میں دوسرے کی تعلیم کو ٹیسٹ نہ کیا کریں۔ یہ کسی امتحان کا مسئلہ نہیں ہے کہ آپ کو ایک چیز آتی ہے اور دوسرے کو نہیں آتی ہے اور دوسرے سے خواہ مخواہ پوچھیں اگر آپ کو ایک چیز آتی ہے تو مہربانی کر کے اسکو دوسروں پر مسلط نہ کریں اور جو چیز آپ کو نہیں آتی آپ مہربانی کر کے دوسروں سے پوچھیں۔

**مولانا عبدالباری** — جناب اسپیکر صاحب۔ ہم بھی حزب اختلاف کی طرف سے اس میں ترمیم لانا چاہتے ہیں اور میری گزارش ہے کہ یہ ایک مبہم اور مجمل مسودہ قانون ہے اسے پیش کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ ان کی توہین ہے اس سے ان کی بدنامی ہوتی ہے۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین** — (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ جیسا ڈاکٹر کلیم اللہ

صاحب فرماتے ہیں یہ کسی کے ذاتی مفادات یا انٹرسٹ کی بات نہیں ہے اس ٹائم پر ہم جو بات کرر ہے ہیں ہم سارے بلوچستان کی بات کرر ہے ہیں۔ جب اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی بنائی جارہی ہے اور صرف اور صرف اس لئے تشکیل دی جارہی ہے کہ وہ اس کو دیکھے کہ آیا اس میں ہمارا ذاتی فائدہ ہے یا نقصان ہے جو بھی ہے ہم ویسے بھی سارے ایوان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جب ویسے بھی کمیٹی تشکیل دی جارہی ہے تو کیوں نہ اس کو اس کے حوالے کیا جائے۔

**مسٹر کچکول علی (وزیر)** — میرے خیال میں قانون بنانا اسمبلی کا کام ہے جو تین دن دیئے گئے ہیں جتنی کمزوریاں ہیں سقم ہیں اس میں وہ انہیں پیش کریں اور جو تجاویز ہوں گی ہم انہیں بھی لیں گے میرے خیال میں اسمبلی کی سب سے بڑی ذمہ داری قانون بنانا ہے اور ہمارے اپوزیشن کے بھائی قانون بنانے میں اسمبلی سے تعاون نہیں کرر ہے ہیں تو میرے خیال میں وہ خود ہی بتادیں۔ ہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص بھی جو امینڈ ممنٹ لانا چاہتے ہیں قانون۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی** — جناب اسپیکر۔ ہم تو ہر اس بات کو صوبے کے مفاد میں ہوگی ہم تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں ایک چیز ٹریژری بینچوں پر بیٹھے ہوئے دوستوں کے ساتھ کیٹیوں کے سلسلے میں بات چیت ہورہی ہے صلاح مشورہ ہورہا ہے فائنل کرنا ان کا کام ہے ہم تو کہتے ہیں آج ہی بیٹھو پچھلے ایک ہفتے سے وہ کہتے ہیں آج کیٹیاں بنائیں گے کل بنائیں گے پھر اپنی ایک لمبی لسٹ پیش کردیتے ہیں کہ جی اس میں یہ ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پیش ہونے سے پہلے اس کمیٹی کے سپرد ہونا چاہئے تاکہ اس کی خامیاں اور اچھائیاں دیکھے۔ ہم تو کہتے ہیں یہ بہتر طریقے پر ہو۔

**جناب اسپیکر** — یہ بل بحث کے لئے نہیں ہے۔ اس پر بحث بھی کافی ہوچکی ہے۔ بہرحال ایک سوال یہ ہے کہ آیا تحریک جو پیش کی گئی ہے اس کو منظر کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں میں جواب دیں۔

چونکہ اکثریت حق میں ہے لہذا تحریک منظور کی جاتی ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** — اب وزیر متعلقہ مسودہ قانون نمبر۴ ایوان میں پیش کریں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور** — جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں بلوچستان میں دیوانی عدالتوں کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر۳) مصدرہ ۱۹۹۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر** — بلوچستان میں دیوانی عدالتوں کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۳ء (مسودہ قانون نمبر۴۔ مصدرہ ۱۹۹۴ء) ایوان میں پیش ہوا۔ وزیر قانون مسودہ قانون نمبر۴ کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور** — جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں دیوانی عدالتوں کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر** — تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان میں دیوانی عدالتوں کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** — اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۴ء گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ایک بج کر ۲۵ منٹ دوپہر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۴ء (بروز چہار شنبہ) صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)